تار کا پتہ
الفضل قادیان

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

THE ALFAZL
QADIAN

الفضل

اخبار ہفتہ میں دو بار
فی پرچہ
قادیان

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء) میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

ایڈیٹر غلام نبی

نمبر ۱۴ | مورخہ ۱۶ اگست ۱۹۲۷ء | سہ شنبہ | مطابق ۱۷ صفر ۱۳۴۶ھ | جلد ۱۵

محضر نامہ کی تکمیل کی انتہائی میعاد

جیساکہ احباب کو جناب سکرٹری صاحب ترقی اسلام کے اعلانات سے معلوم ہو رہا ہوگا۔ محضر نامہ پر دستخط کرانے کا کام اس جوش اور سرگرمی سے نہیں کیا جارہا جسکی اس وقت ضرورت ہے۔ حالانکہ وقت بہت تھوڑا ہے۔ اور کام بہت عظیم الشان ہے۔ اب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہر مقام سے محضر نامہ کے فارم دستخط ہوکر اگست کے آخر تک یا انتہائی طور پر ستمبر کے پہلے ہفتہ تک مرکز میں پہنچ جانے چاہئیں +

پس ان احباب کرام کو جنہیں اس کام پر مقرر کیا گیا ہے۔ نہایت ہی تن دہی کے ساتھ فارموں کی تکمیل کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اپنے اپنے حلقہ عمل میں ہر ایک مرد و عورت اور ہر بالغ لڑکے لڑکی کے جلد سے جلد دستخط کرانے چاہئیں۔ ایسے کاموں کیلئے روز روز موقعہ نہیں ملا کرتا۔ اور جب موقعہ ملے۔ اس وقت اگر اس سے پورا فائدہ نہ اٹھایا جائے۔ تو اس کا خمیازہ مدت العمر تک بھگتنا پڑتا ہے پس احباب کو اپنے سابقہ کارناموں میں محضر نامہ کی تکمیل کے تازہ کارنامہ کا شاندار اضافہ کرنیکی سرگرم کوشش کرنی چاہیئے۔

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ معہ ان ارکان سلسلہ کے جن کا ذکر گذشتہ پرچہ میں ہو چکا ہے۔ ۱۳ تاریخ دس بجے کے قریب قادیان سے شملہ کے لئے روانہ ہوئے۔ احباب جماعت کا ایک جم غفیر حضور کو الوداع کہنے کے لئے قصبہ سے باہر تک ساتھ آیا۔ حضور نے اپنے بعد حضرت مولانا شیر علی صاحب کو مقامی جماعت کا امیر مقرر فرمایا ہے۔

جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب باوجود بیمار ہونیکے حضور کے ساتھ گئے۔ احباب انکی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ انپر لقوہ کی بیماری نے حملہ کیا ہے + جناب حافظ روشن علی صاحب لاہور سے تشریف لے آئے ہیں۔ اگرچہ انہیں بیماری سے صحت ہے۔ لیکن کمزوری بہت ہے۔ بیماری کے اس حملہ سے انکی بصارت پر بھی ناگوار اثر پڑا ہے۔ احباب انکی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں +

محضر نامہ جلد تیار ہونا چاہیئے

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ :-
محضر نامہ کی تکمیل کے متعلق اس وقت تک جس بے توجہی سے کام لیا گیا ہے۔ اس سے میں اندازہ کرتا ہوں۔ کہ احباب نے اس کی اہمیت کو نہیں سمجھا۔ اور اگر سمجھا ہے۔ تو پھر اس کی طرف توجہ وہ نہیں کی گئی۔ جو اس کی اہمیت چاہتی ہے اخبار مجریہ ۹ راگست میں اس کی تکمیل کیطرف احباب کو متوجہ کرتے ہوئے میں نے ۳ راگست تک دستخط کنندگان کی تعداد ضلع وار دکھلائی ہے۔ جس سے احباب مطلع ہو چکے ہونگے۔ آج میں ۸ راگست تک کی تعداد کا اعلان کرتا ہوں۔ ہر ایک ضلع کے احباب خود ہی غور کریں۔ کہ ان پانچ ایام میں انہوں نے کیا کام کیا ہے۔

علاقہ پنجاب

ضلع	تعداد سابقہ	تعداد موجودہ	
(۱) گورداسپور	۶۳۳۸	۹۲۲۹	
(۲) جھنگ	۶۰	۱۱۲۳	
(۳) امرتسر	۹۹۹	۹۹۹	سخت غفلت ہو رہی ہے
(۴) شاہپور سرگودہا	۹۷۴	۹۷۴	”
(۵) لاہور	۴۰۲۱	۴۲۴۹	
(۶) راولپنڈی	۲۲۹	۲۲۹	سخت غفلت ہو رہی ہے
(۷) لائل پور	۴۵۴۶	۴۹۹۳	
(۸) سیالکوٹ	۲۶۸۲	۳۸۵۰	
(۹) گجرات	۲۷۵۳	۲۸۵۵	
(۱۰) ریاست جموں وکشمیر	۱۱۴	۱۱۴	
(۱۱) ہوشیارپور	۱۲۲۰	۲۸۵۷	
(۱۲) فیروزپور	۴۸۳۹	۵۲۹۹	
(۱۳) شیخوپورہ	۲۴۲۲	۲۴۲۲	سستی ہو رہی ہے
(۱۴) میانوالی	۲۴۳۰	۲۴۳۰	”
(۱۵) رہتک	۵۶۷	۵۶۷	”
(۱۶) جالندھر	۲۳۹۶	۳۹۱۴	
(۱۷) گوجرانوالہ	۱۱۳۰	۱۴۳۵	
(۱۸) ملتان	۶۲۹	۶۲۹	سخت غفلت ہے۔
(۱۹) منٹگمری	۶۱۳	۶۱۳	”
(۲۰) لدھیانہ	۱۰۱	۷۶۳	
(۲۱) جہلم	۵۰۱	۵۰۱	قابل افسوس غفلت۔
(۲۲) انبالہ	۴۴۲	۶۳۲	
(۲۳) ریاستہائے جیند مالیر کوٹلہ	۱۳۲	۱۳۲	
(۲۴) ڈیرہ غازیخان	۱۱۷۱	۱۱۷۱	بہت کم توجہ ہے۔
(۲۵) دہلی	۳۵۰۰	۳۵۰۰	زیادہ تعداد مطلوب تھا۔
(۲۶) اٹک	۵۰	۵۰	سخت غفلت ہے۔
(۲۷) گوڑگانواں	.	۳۵۵	

کل تعداد پنجاب ۴۸۵۴۹ — ۶۳۸۶۵

علاقہ سرحد

ضلع	تعداد سابقہ	تعداد موجودہ	
(۱) ضلع ہزارہ	۵۰۰	۵۰۰	سرحدی اضلاع کو بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے
(۲) کوہاٹ	۱۴۶	۱۴۶	
میزان سرحد	۶۴۶	۶۴۶	
میزان پنجاب	۴۸۵۴۹	۶۳۸۶۵	
کل میزان	۴۹۱۹۵	۶۴۵۱۱	

(فتح محمد سیال۔ ایم اے سکرٹری صیغہ ترقی اسلام قادیان)

خاص قاضی

ایسے مقدمات و تنازعات کے لئے جو کسی غیر احمدی اور احمدی کے درمیان پیدا ہو جائیں۔ یا جو غیر احمدیوں کے درمیان ہوں۔ ان کے تصفیہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے حضرت مرزا شریف احمد صاحب کو خاص قاضی مقرر فرمایا ہے۔

(ذوالفقار علی خان ناظر اعلیٰ)

شکریہ

ہمارے مبلغ علاقہ مظفر گڑھ (مولوی غلام احمد صاحب مجاہد) کی رپورٹوں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اکثر معزز مسلمانوں نے موجودہ نازک وقت کا احساس کرتے ہوئے ہماری جاری کردہ سکیم کی اشاعت میں انکو مدد دی ہے۔ اور ہر طرح کی ہمدردی و خیر خواہی کا سلوک کرتے ہوئے محبت اسلام کا ثبوت دیا ہے۔

میں صیغہ ترقی اسلام کی طرف سے ان تمام احباب کا اور بالخصوص شیخ نبی بخش صاحب۔ شیخ اللہ بخش صاحب ذیلدار۔ ملک قادر بخش صاحب پلیڈر ساکنین مظفر گڑھ خاص و محمد حسین خان صاحب آزاد میونسپل کمشنر و شیخ فتح دین صاحب ساکنین لیہ و مولوی کرم حسین شاہ صاحب اثنا عشری ساکن کوٹلہ حاجی شاہ و مولوی اللہ بخش خان صاحب بلوچ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ انکو بیش از بیش خدمات اسلام کی توفیق بخشے آمین۔

(ناظر صیغہ ترقی اسلام)

احمدی نوجوانوں کا عزم بالجزم

ہم کفر سے اب جنگ کا اعلان کرینگے
ہم خانۂ تثلیث کو ویران کرینگے
غم کھانے کو ہم ملت بیضا کا بنے ہیں
اس راہ میں جو کچھ ہے وہ قربان کرینگے
جو شان کہ پیدا تھی زمانہ میں عمرؓ کے
تازہ تری اسلام۔ وہی شان کرینگے
کٹ جائیں گے۔ مٹ جائیں گے ہم راہِ وفا میں
دُنیا کو تری تابع فرمان کرینگے
دریاؤں میں کودینگے۔ پہاڑوں پہ چڑھینگے
پر مشکلیں سب تری ہم آسان کرینگے
تو غلغلہ انداز جہاں ہو کے رہیگا
برپا تری خاطر سے وہ طوفان کرینگے
جو گردنِ اعداء کو ترے آگے جھکا دے
ہم گردن اعداء پہ وہ احسان کرینگے
ہم کلمۂ توحید پڑھا دیں گے بتوں کو
ہر کافر و مشرک کو مسلمان کرینگے
ہفتاد و دو ملت کی کشاکش ہے پرانی
اس رزم میں ہم بزم کا سامان کرینگے
بچھڑے ہوئے مل جائینگے سب دست نبی پر
بدخواہوں کو۔ ملکہ۔ ترے حیران کرینگے
ہاں اگلی سی پھر انجمن آرائیاں ہونگی
قربان رخِ یار پہ پھر جان کرینگے
پھر ہوگی فراوانیٔ صہبائے محبت
وہ میخانے ترے پھر تجھے مہمان کرینگے

(بشیر احمد خان پسر حقانی صاحب مرحوم)

اخبار احمدیہ

دُعاء برادر احمد گل صاحب نفت خانہ عراق کا لڑکا بیمار ہے۔ بابو محمد اکبر صاحب ملتانی کا لڑکا بھی بیمار ہے۔ دعا صحت کی جائے

ولادت مفتی فضل الرحمٰن صاحب حکیم کو خدا تعالیٰ نے دوسری اہلیہ سے چار لڑکیوں کے بعد لڑکا عطا کیا۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔ احباب مولود کی درازی عمر و خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

اعلان نکاح ۳ راگست ۱۹۲۷ء کو بعد عصر سید فضل الرحمٰن صاحب احمدی منصوری کا نکاح صمات زینب خیر النساء دختر حکیم محمد حسین صاحب قریشی لاہور کیعوض دو ہزار روپیہ حق مہر قرار پایا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے ...

(منشی عبدالرحمٰن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں [illegible] سے شائع کیا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۶ راگست ۱۹۲۷ء

ولایت میں مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں کا پراپیگنڈا

ہندو قوم نے جو نہایت ہوشیار اور زمانہ شناس قوم ہے نہ صرف ہندوستان میں مسلمانوں کو ہر میدان سے نکال دینے کا اپنی طرف سے پورا پورا سامان کر رکھا ہے۔ بلکہ یورپ میں بھی ہندوستان کے مسلمانوں کے خلاف پراپیگنڈا کرنے میں سالہا سال سے مصروف ہے۔ اور ایسی گہری چالوں سے یہ کام کر رہی ہے۔ کہ ہر کوئی شخص ان سے بآسانی واقف نہیں ہو سکتا عام طور پر ہندوؤں کا طریق یہ ہے کہ انگلستان کے ایسے قابل اور بااثر لوگوں سے جو اپنی اپنی پارٹیوں کے لیڈر ہوتے اور بارسوخ سمجھے جاتے ہیں۔ مختلف موضوع پر بڑی بڑی رقمیں دیکر کتابیں لکھواتے ہیں۔ اور پھر ان کتابوں کو لکھنے والوں کے نام سے چھپوا کر یورپ میں شائع کر دیتے ہیں۔ ایسی کتابیں عموماً ہندو مذہب۔ ہندو تاریخ۔ ہندو فلسفہ۔ ہندو رسوم وغیرہ کے متعلق لکھائی جاتی ہیں۔ اور چونکہ وہ ہندو خود لکھواتے ہیں۔ اور اس کے معاوضہ میں بڑی بڑی رقمیں ادا کرتے ہیں۔ اس لئے ان کتابوں کے مصنفین کو لازماً ہندوؤں کی خوبیوں کو بڑھا چڑھا کر دکھانا پڑتا ہے۔ اور اس کے لئے خواہ مخواہ مسلمانوں کے ساتھ ان کا مقابلہ کرتے ہوئے ہر رنگ میں مسلمانوں پر ان کی فوقیت ظاہر کی جاتی ہے۔ ایسی کتابیں جو لوگ پڑھتے ہیں وہ چونکہ یہ نہیں جانتے۔ اور نہ خود بخود جان سکتے ہیں۔ کہ یہ کتابیں ہندوؤں کی اپنے خرچ پر لکھوائی اور چھپوائی ہوئی ہیں۔ اس لئے وہ یہی سمجھتے ہیں۔ کہ اہل علم انگریزوں نے بطور خود لکھکر شائع کی ہیں۔ اور جو کچھ ان میں لکھا گیا ہے۔ وہ انکی آزادانہ اور غیر جانبدارانہ رائے ہے اس بناء پر وہ ان کی ہر بات کو درست اور صحیح سمجھکر جہاں ہندوؤں سے ہمدردی اور دوستی پیدا کرکے انکی طرف مائل ہوتے ہیں وہاں مسلمانوں کے متعلق ان کے دلوں میں نفرت اور حقارت کے جذبات پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور چونکہ مسلمانوں کے متعلق نہیں صحیح واقفیت بہم پہنچانے اور غلط باتوں کی تردید کرنے کا تا حال کوئی انتظام نہیں۔ اسلئے ان لوگوں کے دلوں میں مسلمانوں کی طرف کوئی قدر و وقعت نہیں۔ بلکہ تنفر اور تحقیر پائی جاتی ہے۔ اور ہندو لیڈر بڑے زور اور طاقت کے ساتھ اس میں روز بروز اضافہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

چونکہ ہندوستان پر انگریز حکمران ہیں۔ اور مسلمانوں کی سیاسی اور ملکی ترقی اور حقوق ان کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اس لئے اگر ان کے ایسے خیالات کی اصلاح و درستی کی کوشش نہ کی گئی۔ جو مسلمانوں کے متعلق ہندو نہایت چالاکی اور ہوشیاری سے پیدا کر رہے ہیں۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچیگا۔ نہ ان کی کوئی آواز سننے والا ہوگا۔ اور نہ ان سے ہمدردی کرنیوالا۔ ہر طرف سے ان کے خلاف آواز اٹھیگی۔ اور ہر صورت میں ان کو ملزم ٹھیرایا جائیگا۔

اس نہایت ہی تباہ کن نتیجہ کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ نے اس طرف خاص توجہ فرمائی ہے۔ اور اپنے مبلغ مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم۔ اے مقیم لنڈن کو ارشاد فرمایا ہے۔ کہ وہ اس طرف متوجہ ہوں۔ اور اسلام و مسلمانوں کے خلاف ولایت میں جو غلط اور جھوٹے خیالات پھیلائے جائیں ان کی تردید کرتے ہوئے صحیح حالات پیش کریں۔ چنانچہ مولوی صاحب موصوف نے بڑی سرگرمی کے ساتھ یہ کام شروع کر دیا ہے۔ فی الحال انہوں نے اس کام کی ابتدا ولایت کے با اثر اور معزز اخبارات میں مضمون شائع کرانے سے کی ہے۔ اور اسوقت تک کئی ایک مضامین شائع کرا چکے ہیں۔ چونکہ یہ ایک ایسا وسیع کام ہے۔ جس کے لئے ایک دو آدمی کافی نہیں ہو سکتے۔ اسلئے ضروری ہے۔ کہ مسلمان خاص طور پر اسکی طرف توجہ کریں۔ تاکہ ولایت میں اسلام اور مسلمانوں کے متعلق جو غلط فہمیاں پھیلائی جا چکی یا پھیلائی جا رہی ہیں۔ وہ دور ہو سکیں۔ اہل علم اصحاب کو مضامین اور کتابیں لکھکر ولایت میں شائع کرنی چاہئیں۔ یا ولایت میں جن کتابوں کی اشاعت کا انتظام کیا جائیگا۔ ان میں حصہ لینا چاہئے۔ یہ نہایت ہی ضروری کام ہے مسلمانوں کو اب اسکی طرف سے ایک منٹ بھی غافل نہیں رہنا چاہیئے۔ اگر کچھ عرصہ اور مسلمانوں نے ادہر توجہ نہ کی تو پانی سر سے گذر جائے گا۔

اس بارے میں مزید واقفیت حاصل کرنے یا کسی قسم کی امداد دینے کے لئے **دفتر ترقی اسلام قادیان** سے خط و کتابت کرنی چاہیئے۔

مسلمان کرپان ضبط کرانا نہیں چاہتے بلکہ خود اسلحہ حاصل کرنا چاہتے ہیں

کرپان کو مدنظر رکھتے ہوئے ہماری طرف سے مسلمانوں کو بھی اسلحہ رکھنے کی اجازت کے متعلق جو جد و جہد ہندوستان اور ولایت میں کی جا رہی ہے۔ اس سے خواہ مخواہ سکھ اخبار "شیر پنجاب" برافروختہ ہو رہا اور تہذیب و شرافت کو بالائے طاق رکھکر دھمکی آمیز الفاظ حضرت امام جماعت احمدیہ اور آپ کے خدام کے متعلق استعمال کر رہا ہے۔ حالانکہ از روئے انصاف مسلمانوں کے مطالبہ اسلحہ پر سکھوں کو اعتراض کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ اگر سکھ کھلے بندوں تلواریں رکھ سکتے ہیں۔ اور کئی ایک مقامات پر ان سے بے گناہ اور نہتے مسلمانوں کو قتل کرنے اور خون بہانے کے مرتکب ہو سکتے ہیں۔ تو کیا وجہ ہے مسلمان اپنی حفاظت کے لئے گورنمنٹ سے اسلحہ رکھنے کا مطالبہ نہ کریں۔ اور گورنمنٹ اسے منظور نہ کرے۔

چونکہ سکھوں نے اس بات کو پایۂ ثبوت تک پہنچا دیا ہے۔ کہ وہ کرپان بطور مذہبی نشان کے نہیں رکھتے بلکہ اس سے اسلحہ کا کام لیتے ہیں۔ اور اس طرح ان لوگوں کا امن و امان سخت خطرہ میں پڑ چکا ہے جو نہتے اور غیر مسلح ہیں۔ اس لئے اس بارے میں مسلمانوں کے مطالبہ کو نظر انداز کرنے کے لئے گورنمنٹ کے پاس کوئی معقول وجہ نہیں ہے۔ اور مسلمان اس وقت تک پوری پوری جد و جہد اور سعی و کوشش کرنے میں بالکل حق بجانب ہیں۔ جب تک ان کو بھی بغیر لائسنس سکھوں کی طرح اسلحہ رکھنے کی اجازت نہ مل جائے۔

"شیر پنجاب" جو آج گورنمنٹ سے کرپان کی آزادی حاصل کر لینے کے بعد کسی کو خاطر میں نہیں لاتا۔ اور یہ دعویٰ کر رہا ہے کہ تمام دنیا بھی اگر ایک طرف ہو جائے۔ تو سکھوں کا بال بیکا نہیں کر سکتی"۔ خوب جانتا ہے۔ کہ تھوڑا ہی عرصہ قبل سکھ بھی تلوار سے اسی طرح محروم تھے۔ جس طرح آج مسلمان ہیں۔ پھر جبکہ سکھ ہتیار رکھنے کی اجازت حاصل کرکے دوسروں کے لئے خطرہ کا موجب بن سکتے ہیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ دوسروں کو بھی اسلحہ رکھنے کی اجازت نہ ملے۔ ہاں اسکے لئے جد و جہد اور کوشش کی ضرورت

ہے۔ اگر مسلمانوں نے اس میں سستی نہ دکھائی۔ اور اپنے مطالبہ کو آئینی طور پر پورے زور کے ساتھ جاری رکھا۔ تو گورنمنٹ کے لئے اسے پورا کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ رہیگا۔

سکھ صاحبان کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ مسلمانوں کا یہ مقصد نہیں ہے۔ کہ سکھوں کو کرپان کی آزادی سے محروم کر دیں۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ خود بھی اسلحہ رکھ سکیں۔ تاکہ طاقت اور جرأت و حوصلہ کا توازن قائم رہے۔ اب یہ گورنمنٹ کے اختیار میں ہے۔ کہ جس طرح چاہے۔ اپنی رعایا کے سب فرقوں کو ایک سٹیج پر لے آئے اور کسی کو بلا وجہ اور بلا سبب باقی سب لوگوں پر ایسی فوقیت نہ دیدے۔ جو ملک کے امن اور لوگوں کی جان و مال کو خطرہ میں ڈال دے۔

ہندوستان کے والیان ریاست کے ذاتی اخراجات

معاصر "ہمدرد" نے دنیا کے بادشاہوں اور ہندوستان کے راجوں کے سالانہ اخراجات کی ایک فہرست شائع کی ہے جس سے یہ حیرت انگیز انکشاف ہوا ہے۔ کہ یورپ کے بڑے بڑے بادشاہوں کے اخراجات کے مقابلہ میں ہندوستان کے معمولی راجوں کے اخراجات بہت بڑھے ہوئے ہیں۔ مثلاً جہاں شاہ اٹلی۔ شاہ انگلستان شاہ جاپان اور شاہ اسپین کے اخراجات علی الترتیب ۲۹۔ ۳۰ ۲۲½ اور ۱۸ لاکھ سالانہ ہیں۔ وہاں مہاراجہ صاحب بھرتپور۔ مہاراجہ صاحب پٹیالہ۔ نواب صاحب رامپور کے اخراجات بالترتیب ۳۰۔ ۳۰۔ ۲۵ لاکھ سالانہ ہیں۔ اور یہ صرف ان کے ذاتی اخراجات ہیں۔ ہندوستان کے سے غریب اور خاص کر ریاستوں کی مفلوک الحال رعایا کے حکمرانوں کے اس قدر گراں اخراجات نہایت ہی حیرت انگیز ہیں۔ کاش! ایسے والیان ریاست کو اپنی رعایا کی حالت کا کچھ ہی احساس ہو۔

جہاں ہمارے لئے چھوٹی چھوٹی ریاستوں کے حکمرانوں کے اس قدر اخراجات حیران کن ہیں۔ وہاں یہ معلوم ہو کر نہایت ہی مسرت اور خوشی ہوئی۔ کہ حضور نظام دکن خلد اللہ ملکہ محض ۳ لاکھ روپیہ سالانہ میں اپنے ذاتی اخراجات چلاتے ہیں۔ حیدرآباد ہندوستان بھر میں سب سے بڑی ریاست ہے۔ اور اپنے انتظام اور حدود کے لحاظ سے ایک سلطنت ہے۔ اس کے حکمران کا صرف تین لاکھ روپیہ سالانہ اپنے اخراجات کے لئے لینا بتاتا ہے۔ کہ وہ اس بارے میں نہایت محتاط ہیں۔ دیگر والیان ریاست کو ان کے نمونہ اور مثال سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور اپنی حالت اور اپنی ریاست کی وسعت کو مدنظر رکھکر اپنے ذاتی اخراجات میں بہت کچھ تخفیف کرنے کی طرف توجہ فرمانی چاہیئے۔

ہندو عورتوں کا لاٹھی چلانا

وہ ہندو جنہیں اتنا بھی گوارا نہیں۔ کہ مسلمان اپنے ہاتھوں میں چھوٹی موٹی لاٹھی رکھیں۔ وہ خود جن تیاریوں میں مصروف ہیں۔ ان کا کسی قدر پتہ مشہور ڈنڈے باز ڈاکٹر مونجے کے حسب ذیل الفاظ سے لگ سکتا ہے۔ فرماتے ہیں۔

"میں نے اپنے اس دورہ میں بالخصوص ہندوؤں کو اس اہم ضرورت پر خاص طور پر توجہ دلائی ہے۔ کہ سکولوں میں پڑھنے والی لڑکیوں کے لئے لاٹھی چلانے اور اکھاڑوں میں کسرت کرنے کا انتظام ہو۔ ان کے لئے علیٰحدہ اکھاڑے بنائے جا سکتے ہیں اور ان کے حسب حال ورزشوں کی ترویج کی جا سکتی ہے۔

میں نے خاص طور پر ان سے یہ اپیل بھی کی ہے۔ کہ ۱۲ برس سے لے کر ۲۰ سال کی عمر کا کوئی متعلم خواہ وہ لڑکا ہو یا لڑکی جسمانی ورزش اور لاٹھی چلانے کی تربیت کے بغیر نہ رہے۔" (پرتاپ ۹ جون)

ہندو صاحبان لڑکوں اور مردوں کے علاوہ لڑکیوں اور نوجوان عورتوں کو لاٹھی چلانے اور اکھاڑوں میں کسرت کرنے کا انتظام جس طرح چاہیں۔ کریں۔ کسی کو اس پر اعتراض کرنے کا حق نہیں ہے۔ لیکن ہم مسلمانوں سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں۔ کہ انہوں نے اپنے متعلق کیا فیصلہ کیا ہے۔ کیا وہ یہ چاہتے ہیں۔ کہ کئی جگہ ہندوؤں سے پٹنے۔ مار کھانے اور قتل ہونے کے بعد اب ان کی عورتوں اور لڑکیوں کے ہاتھوں پٹتے رہیں۔ اگر یہی ارادہ ہے تو خیر۔ ورنہ مسلمانوں کو جسمانی صحت اور تندرستی کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیئے۔ باقاعدہ ورزش کرنی چاہیئے۔ اور اپنے آپ کو مضبوط و طاقتور بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اسلئے نہیں کہ کسی بیگناہ پر حملہ کیا جائے۔ کسی کو بلا وجہ تکلیف دی جائے۔ کسی کے ناجائز طور پر حقوق غصب کئے جائیں۔ بلکہ اس لئے کہ اپنی حفاظت کی جائے۔ اپنی عزت و آبرو بچائی جائے۔ اپنی غیرت اور حمیت کو محفوظ رکھا جائے۔

گورنمنٹ برطانیہ کے متعلق ہندوؤں کا خیال

آجکل کئی مقامات سے اس قسم کی خبریں آ رہی ہیں۔ کہ ہندو گورنمنٹ کو مسلمانوں سے بدظن کرنے کے لئے طرح طرح کی خبریں پہنچا رہے ہیں۔ اور اسطرح چاہتے ہیں۔ کہ حکام کو مسلمانوں کے خلاف کر کے نقصان پہنچائیں۔ لیکن وہ لوگ جو خفیہ خفیہ مسلمانوں کے متعلق حکام کے کان بھرتے ہیں۔ اور بالکل جھوٹی باتیں جا کر سناتے ہیں۔ وہ خود کھلم کھلا گورنمنٹ کے متعلق جس خیال کی اشاعت کر رہے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ:

"اگر ہم یہ کہیں۔ تو کیا بیجا ہے۔ کہ جھوٹ دغا، مکر و فریب حکومت برطانیہ کا اثاثہ ہیں۔ یہی وہ ستون ہیں۔ جن پر یہ عظیم الشان سلطنت قائم ہے۔" (پرتاپ ۳ جون)

جو لوگ گورنمنٹ کے متعلق یہ خیال رکھتے ہوں۔ وہ گورنمنٹ کو کمزور کرنے بلکہ بالکل الٹ دینے کے لئے جو کچھ کریں۔ ان کے نزدیک جائز اور ضروری ہوگا۔ پس گورنمنٹ کو ہندوؤں کی ان باتوں پر نہیں جانا چاہیئے۔ جو مسلمانوں کے خلاف وہ بغض راز سناتے ہیں۔ بلکہ ہندوؤں کے خیالات کا اندازہ ان کی اس قسم کی تحریروں سے کرنا چاہیئے۔ جس کا نمونہ ہم نے اوپر پیش کیا ہے۔

گاندھی جی کی خموشی

وہ مسلمان جنہیں ہندوؤں سے بڑھکر گاندھی جی سے محبت اور الفت تھی۔ اور جنہوں نے انکے احکام کی تعمیل میں جیل خانوں میں جانا گوارا کیا۔ آج اس بات پر سخت حیران ہو رہے ہیں۔ کہ گاندھی جی اسوقت تک ہندوؤں کی ان صریح زیادتیوں اور فتنہ انگیزیوں کے متعلق اپنی رائے کیوں ظاہر نہیں کی۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پے بہ پے ہتک کرنیکی صورت میں ظاہر ہوئیں۔ کون نہیں جانتا۔ کہ گاندھی جی معمولی سے معمولی امور میں بھی اپنی رائے منصفانہ انداز میں یا کم از کم تماشائی کی حیثیت میں ضرور ظاہر کر دیا کرتے تھے۔ مگر اسوقت انہوں نے ایسی خموشی اختیار کر رکھی ہے۔ کہ گویا بولنا جانتے ہی نہیں۔

ایسے تکلیف کے وقت میں گاندھی جی کی مسلمانوں سے یہ بے رخی جہاں یہ ظاہر کرتی ہے۔ کہ انہیں مظلوم مسلمانوں کی نسبت ظالم ہندوؤں کی خاطر زیادہ منظور ہے۔ وہاں اس بات کا بھی ثبوت ہے۔ کہ کسی ہندو سے یہ توقع رکھنا کہ وہ اپنے ہم مذہب لوگوں کے مقابلہ میں منصفانہ طریق عمل اختیار کریگا۔ بالکل فضول ہے خواہ وہ گاندھی جی کیوں نہ ہوں

بے حیا گاہک

معاصر "زمیندار" نے یہ عنوان ان مسلمانوں کے لئے رکھا ہے جو یہ جانتے بوجھتے کہ ہندو ان کو دوکان کے قریب بھی آنے نہیں دیتے۔ کجا یہ کہ کسی کھانے کی چیز کو چھونے کی اجازت دیں۔ پھر بھی انکی دوکانوں پر جاتے اور پیسے خرچ کر کے ہندوؤں کے اس سلوک کا نشانہ بنتے ہیں جو چوہڑوں چماروں سے کیا جاتا ہے۔ "زمیندار" نے ایک واقعہ کا بھی ذکر کیا ہے۔ کہ پرانی انارکلی میں ایک دیہاتی مسلمان ایک ہندو حلوائی سے مٹھائی خرید رہا تھا۔ مسلمان دوکان کے کسی قدر قریب ہو گیا۔ مگر باوجود اسکے کہ اسمیں اور دوکان کی اشیاء میں فاصلہ تھا حلوائی نے سخت گندی گالیاں دیکر اسے دور کھڑے ہونے کیلئے کہا۔ اس پر وہ گز بھر پیچھے ہٹ گیا۔ حلوائی نے مٹھائی تول کر کاغذ میں لپیٹی۔ اور دور سے اس کی طرف پھینکی جس سے آدھی مٹھائی زمین پر گر پڑی۔ جب اسے اس ذلت کا احساس کرایا گیا تو ...

مقدمہ ”ورتمان“ میں عدالت عالیہ لاہور کے ڈویژن بنچ کا فیصلہ

مذہبی پیشواؤں کے خلاف بدزبانی دفعہ ۱۵۳ الف کی زد میں آتی ہے

بانی اسلام کو اسلام سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا

کتاب ”انیسویں صدی کا مہرشی“ میں قانون کی خلاف ورزی نہیں کی گئی

رسالہ ”ورتمان“ کے مقدمہ میں جو فیصلہ سنایا گیا۔ اس کا پورا ترجمہ حسب ذیل ہے۔ جسٹس براڈوے نے فیصلہ سنایا اور مسٹر جسٹس سکیمپ نے اس سے اتفاق کیا۔

اپریل ۱۹۲۷ء کے وسط میں رسالہ ورتمان نامی ایک ماہوار ورنیکلر جرنل امرتسر سے سب سے پہلی مرتبہ نکلا۔ اس رسالہ کا پرنٹر اور پبلشر گیان چند پاٹھک نامی ایک شخص تھا۔ جس کا نام رسالہ مذکور کے پہلے صفحے پر بطور ایڈیٹر کے بھی چھپا ہوا تھا۔ اس رسالہ کو آفتاب برقی پریس واقع حال بازار امرتسر میں چھاپنے کا انتظام کیا گیا تھا۔

اس رسالے کا دوسرا نمبر ۱۴ یا ۱۵ مئی ۱۹۲۷ء کو نکلا۔ اور اس مہینے کے اواخر میں مسلمانان امرتسر میں اس کے ایک مضمون ”سیر دوزخ“ کے متعلق کافی جوش پیدا ہو گیا۔ بیان کیا جاتا تھا۔ کہ مضمون دیوی شرن شرما کا لکھا ہوا تھا۔

احمدیوں کا اشتہار

مئی کے اواخر یا جون کے اوائل میں امرتسر میں ایک اشتہار نکلا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مرزائے قادیان (حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ قادیان) کی طرف سے بھیجا گیا تھا۔ اور اس میں مذکورہ بالا مضمون کے بعض حصص کی جانب توجہ دلائی گئی تھی۔ اس سے مسلمانوں میں اور بھی جوش پیدا ہو گیا۔

کام کی سرگرمیاں

میر ریاض الحسن ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس نے ۴ جون ۲۷ء کو مسٹر ہملٹن ہارڈنگ سپرنٹنڈنٹ پولیس امرتسر کی توجہ اس مضمون کی طرف منعطف کرائی۔ مسٹر ہملٹن ہارڈنگ نے پورا مضمون سننے کے بعد ضروری سمجھا کہ اسے ڈپٹی کمشنر کے نوٹس میں لائیں۔ چنانچہ یہ رسالہ صاحب موصوف ڈپٹی کمشنر کے پاس لے گئے۔ ڈپٹی کمشنر نے بھی اس مضمون کو اضطراب انگیز تصور کیا۔ اور فوراً حکومت پنجاب کے ساتھ بذریعہ تار اس کے متعلق گفت و شنید شروع کر دی۔ اس گفت و شنید کا نتیجہ یہ نکلا کہ دفعہ ۹۹ ضابطہ فوجداری کے ماتحت رسالے کی ضبطی کے احکام نافذ کئے گئے۔ اور تلاشی کا وارنٹ جاری ہو گیا۔

مقدمہ چلانے کا حکم

اس رسالے کا ایک نسخہ حاصل کر کے حکومت پنجاب کو شملہ بھیجا گیا۔ ۱۰ جون ۲۷ء کو ٹیلیفون کے ذریعے ڈپٹی کمشنر کو حکم بھیجا گیا کہ دفعہ ۱۵۳ الف تعزیرات ہند کے ماتحت ان لوگوں کے خلاف مقدمہ چلایا جائے۔ جو اس کی تحریر اور اشاعت کے ذمہ دار ہیں۔

گرفتاریاں

فوراً وارنٹ جاری کئے گئے۔ گیان چند پاٹھک ۱۰ جون کو گرفتار ہو گیا۔ اور دیوی شرن شرما ۱۱ جون کو۔ شملہ سے تحریری احکام پہنچنے کے ساتھ ہی سپرنٹنڈنٹ پولیس نے دو استغاثے دائر کر دیئے ایک گیان چند پاٹھک کے خلاف بحیثیت ایڈیٹر و پرنٹر و پبلشر اور دوسرا دیوی شرن شرما کے خلاف بحیثیت محرر مضمون مذکور۔

امرتسر کا جلسہ

۱۰ جون کی شام کو مسجد خیر الدین میں ایک جلسہ ہوا جس میں مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد شریک ہوئی۔ اس جلسہ میں مضمون مذکور کی سخت مذمت کی گئی۔

مقدمات کی ابتدائی سماعت

ہر دو مقدمے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ امرتسر کے روبرو پیش ہوئے اور مجسٹریٹ نے گواہوں کے بیانات بھی قلمبند کئے۔

انتقال مقدمہ کی درخواستیں

یکم جولائی کو سرکار کی طرف سے درخواستیں داخل کی گئیں کہ ان مقدمات کو براہ راست اس عدالت (عدالت عالیہ) میں منتقل کر دیا جائے۔ ان درخواستوں کے ساتھ ڈپٹی کمشنر لاہور کا ایک حلفیہ بیان بھی شامل تھا۔ اس بیان میں جو حالات بیان کئے گئے تھے۔ انہیں ملحوظ رکھتے ہوئے درخواستوں کی منظوری مناسب معلوم ہوئی۔

عدالت عالیہ میں سماعت

چنانچہ ہر دو مقدمے منتقل ہو گئے۔ اور ۱۵ ماہ جولائی کو اس عدالت میں سماعت شروع ہوئی۔ دونوں مقدموں میں شہادتیں تقریباً یکساں ہیں۔ تاہم مقدمات الگ الگ رکھے گئے۔ لیکن چونکہ وکیل سرکار اور صفائی نے دونوں پر یکجا بحث کی ہے۔ لہذا یہ فیصلہ دونوں مقدموں پر حاوی ہوگا۔

ملزموں کے بیانات

دونوں مقدموں میں ۱۸ جولائی ۲۷ء کو فرد جرم لگائی گئی تھی۔ دونوں ملزموں نے جرم سے انکار کیا۔ اور تقریباً تمام گواہان استغاثہ کو جرح کے لئے دونوں مقدموں میں دوبارہ بلانا پڑا۔ گواہان استغاثہ کی جرح کے خاتمہ پر دونوں ملزموں سے مزید اظہارات لئے گئے۔ اور گیان چند پاٹھک نے ایک تحریری بیان داخل کیا۔ دیوی شرن شرما نے بھی تحریری بیان داخل کرنے کے لئے کہا تھا۔ لیکن اس نے بیان داخل کرنا مناسب نہ سمجھا۔

گیان چند

گیان چند نے مضمون کے متعلق لاعلمی ظاہر کی۔ اور عدالت میں بیان کیا۔ کہ جب (رسالہ ”ورتمان“ کا) یہ نمبر مرتب ہو کر شائع ہو رہا تھا۔ تو وہ امرتسر سے باہر تھا۔

دیوی شرن

دیوی شرن شرما نے مضمون کے لکھنے کا اقرار کیا۔ لیکن کہا کہ اس نے مضمون ہندی میں لکھا تھا۔ اور ہندی نام استعمال کئے تھے لیکن اس سے اصل معاملہ میں کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ آگے چل کر وہ کہتا ہے۔ کہ میں نے ہندی میں لکھا ہوا مضمون رسالہ ”ورتمان“ کے لیٹر بکس میں ڈال دیا۔ ہندی میں لکھنے کی وجہ یہ تھی۔ کہ مجھے بتایا گیا تھا۔ کہ رسالہ ”ورتمان“ آریہ سماج کی تحریک کو فروغ دینے کے لئے جاری کیا گیا ہے۔ اور اس کا ایک حصہ ہندی میں چھپا کرے گا۔ اگرچہ ہر دو ملزموں نے صفائی کے گواہ طلب کئے تھے۔ مگر انجام کار کوئی گواہ بھی پیش نہ کیا گیا۔

ملزموں کی ذمہ داری

سب سے پہلا فیصلہ طلب سوال یہ ہے۔ کہ کیا ہر دو ملزم یا ان میں سے کوئی ایک مضمون کے لئے ذمہ دار مانا جا سکتا ہے یا نہیں گیان چند رسالہ ورتمان کا مسلمہ ایڈیٹر، پرنٹر اور پبلشر ہے اور از روئے قانون رسالے کے تمام مندرجات کا ذمہ دار ہے۔ اس کے اس بیان کی کوئی شہادت موجود نہیں۔ کہ وہ اس نمبر کی ترتیب و اشاعت

کے وقت امرتسر سے باہر تھا۔ اور اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ وہ ماہوار رسالہ تھا۔ نیا نیا نکلا تھا۔ اور یہ اس کا دوسرا نمبر تھا اس کی عدم موجودگی نہایت غیر غلب معلوم ہوتی ہے۔

گیان چند کا عذر عدم موجودگی

اس کی طرف سے عدم موجودگی کا جو محض ادعا کیا گیا ہے۔ اس کے خلاف گواہ استغاثہ ۱۲ حبیب اللہ اور گواہ استغاثہ ۱۳ حلف اُٹھاتے ہیں۔ کہ گیان چند اور دیوی شرن شرما دونوں مضمون کا سودہ لے کر کتابت کے واسطے ان کے پاس آئے۔ یہی دونوں کاتب ہیں۔ جنہوں نے مضمون کی کتابت کی۔ اور پھر اسے چھپائی کے لئے تیار کیا۔

گواہان استغاثہ

گواہ استغاثہ نمبر ۱۳ شاہ محمد کچھ زیادہ صاحب فہم نہیں ہے۔ اور صرف انٹرنس پاس ہے۔ گیان چند خود اعتراف کرتا ہے۔ کہ شاہ محمد نے یہ مضمون اور اس رسالے کے دوسرے مضامین کی کتابت کی۔ وہ اپنے بیان میں کہتا ہے۔ کہ جب وہ امرتسر سے باہر تھا تو زیر بحث مضمون اس کے دفتر کی طرف سے شاہ محمد کو کتابت کے لئے دیا گیا۔ شاہ محمد گواہ کہتا ہے۔ کہ اسے گیان چند نے خود مضمون کتابت کے لئے دیا تھا۔ اور اس بیان میں شک و شبہ کی کوئی وجہ نہیں۔

حبیب اللہ کا بیان

گواہ استغاثہ نمبر ۱۲ حبیب اللہ کا بیان اس سے بھی زوردار ہے وہ کہتا ہے۔ اس نے رسالہ ورتمان کے اپریل نمبر کی شروع سے آخر تک کتابت کی اور مئی نمبر کے ۱۶ صفحے بشمول صفحہ ۴۴ لکھا۔ مضمون زیر بحث کے متعلق وہ کہتا ہے۔ کہ گیان چند اور دیوی شرن شرما اس کا اصل میرے پاس کتابت کے لئے لائے تھے۔ تو میں نے اسے سرسری طور پر دیکھا۔ اور اس کی کتابت سے انکار کر دیا کیونکہ میری نظر میں یہ توہین آمیز تھا میں نے کہہ دیا۔ کہ میں اس کی کتابت نہیں کروں گا۔ اس لئے کہ یہ میرے مذہب پر حملہ ہے۔ اس گواہ کے بیان کی صداقت میں بھی شبہ کی کوئی وجہ نہیں۔

محمد عبد اللہ کا بیان

ان دو گواہوں کے بیانات کے علاوہ گواہ استغاثہ نمبر ۱۴ محمد عبد اللہ کا بیان ہے۔ جو آفتاب برقی پریس میں ملازم ہے۔ جہاں یہ رسالہ طبع ہوتا تھا۔ اس گواہ کا کام چھروں کی تیاری کی نگرانی تھا۔ جرح میں اس نے بیان کیا۔ کہ ۱۴ تاریخ کو شہادت دینے سے تقریباً چھ سات ہفتے پیشتر یعنی ۱۴ر مئی کے قریب گیان چند ایک کاپی چھپوانے کے لئے مطبع میں لایا۔ چونکہ گیان چند یہ کاپی ۲ بجے کے بعد لایا تھا۔ جب کہ مطبع بند ہو جاتا ہے۔ اس لئے میں نے پہلے اسے چھاپنے سے انکار کر دیا۔ لیکن گیان چند نے کہا۔ کہ مجھے اس کے چھپوانے کی سخت ضرورت ہے۔ اس لئے کہ صبح میرا رسالہ نکلنے والا ہے۔ ضرورت کے پیش نظر رسالہ چھاپ دیا گیا۔

عذر عدم موجودگی غلط ہے

مجھے ان تینوں گواہوں کے بیانات کی صداقت میں شک کرنے کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوئی۔ لہذا میں گیان چند کے اس بیان کو کلیتہً غلط سمجھتا ہوں۔ کہ وہ ورتمان کے مئی نمبر کی ترتیب و اشاعت کے وقت امرتسر سے باہر تھا۔ میرے خیال میں یہ ثابت ہو چکا ہے۔ کہ گیان چند نے محض "ورتمان" کے مئی نمبر بلکہ اس خاص مضمون کی طباعت میں بھی سرگرم حصہ لیا۔ اور میں گواہ استغاثہ ۱۲ حبیب اللہ کی شہادت کو صحیح سمجھتا ہوں۔

دیوی شرن کے عذرات

دیوی شرن شرما اس مضمون کا مسلمہ محرر ہے۔ اس کا بیان یہ ہے کہ میں نے مضمون ہندی میں لکھا۔ رسالہ "ورتمان" کے لیٹر بکس میں ڈال دیا۔ اور پھر عدالت میں پڑھے جانے سے پیشتر اس مضمون کی شکل تک نہ دیکھی۔ مضمون ہندی میں لکھنے کی تائید و توثیق کے لئے بھی کوئی شہادت نہیں۔ واقعہ یہ ہے۔ کہ وہ اقرار کرتا ہے۔ کہ وہ اردو جانتا ہے۔ اور یہ بھی مانتا ہے۔ کہ اس نے جون نمبر کے لئے ایک مضمون اردو میں لکھا ہے۔ جس کا اصل سودہ حبیب اللہ (گواہ استغاثہ) نے عدالت میں پیش کیا۔ بنا بریں مجھے یہ ماننے میں کوئی تامل نہیں۔ کہ اس کا بیان غلط ہے۔

حبیب اللہ کا بیان

گواہ استغاثہ نمبر ۸ حبیب اللہ نے جو گیان چند کے مقدمے میں گواہ استغاثہ نمبر ۱۲ ہے۔ ضمنی طور پر بیان کیا۔ کہ اپریل نمبر کے تمام سودات گیان چند اور دیوی شرن اس کے پاس لائے تھے۔ اور ماہ مئی کی اشاعت کے مضامین کا سودہ بھی یہی دونوں لائے۔ آگے چلکر اور بیان کیا۔ کہ "سیر دوزخ" عنوان دیکھتے ہی اس کے دل میں شبہات پیدا ہو گئے۔ اور اس نے سارا مضمون پڑھا۔ مضمون پڑھتے پڑھتے وہ طیش میں آگیا۔ اور اس نے یہ کہتے ہوئے مضمون دونوں شخصوں (گیان چند و دیوی شرن شرما) کو واپس کر دیا۔ کہ میں اس کی کتابت نہیں کروں گا۔ اس پر دیوی شرن شرما نے کہا کہ

میں اس کا محرر ہوں۔ یہ مضمون میں نے لکھا ہے۔ میں ذمہ دار ہوں۔ تم کیوں ڈرتے ہو۔

میری رائے میں اس گواہ کا بیان یہ ثابت کرنے کے لئے کافی ہے۔ کہ دیوی شرن شرما نے مضمون کی اشاعت میں سرگرم حصہ لیا۔ اور وہی اس کا محرر ہے۔

شاہ محمد کا بیان

گواہ استغاثہ نمبر ۸ (حبیب اللہ) کے بیان کی تائید گواہ استغاثہ ۱۳ شاہ محمد کے بیان سے ہوتی ہے۔ اس نے اس مضمون کی کتابت گیان چند اور دیوی شرن شرما دونوں کے لئے کی۔ وہ صاف کہتا ہے۔ کہ مضمون کا مسودہ دیوی شرن شرما اور گیان چند دونوں مئی کے پہلے ہفتے میں میرے پاس لائے تھے۔ اس مضمون کے علاوہ دوسرے مضامین بھی تھے۔ جو کتابت کے لئے مجھے دیئے گئے تھے۔

محمد سکندر و لال دین

اس امر کے اثبات کے لئے کہ دیوی شرن شرما نے یہ مضمون چھپوایا۔ استغاثہ کی طرف سے دو گواہ اور پیش کئے گئے تھے۔ یعنی گواہ استغاثہ نمبر ۱۰ شیخ محمد سکندر اور گواہ استغاثہ نمبر ۱۵ لال دین۔ ان دو گواہوں کی شہادتوں پر میری رائے میں بحث غیر ضروری ہے۔ کیونکہ یہ ناقابل اعتماد ہیں۔ ممکن ہے۔ کہ شیخ محمد سکندر دیوی شرن شرما سے واقف ہو۔ لیکن اس نے ملزم کے ساتھ گفتگو کے متعلق جو بیان دیا ہے۔ وہ میری رائے میں بالکل غلط ہے۔ شاہ محمد اور حبیب اللہ پر اعتماد کرتے ہوئے میں مانتا ہوں۔ کہ دیوی شرن شرما اس خاص مضمون کی تحریر و اشاعت کا ذمہ دار تھا۔

مضمون کی حیثیت

اب میں مضمون کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ میں یہ ضروری نہیں سمجھتا کہ اس کے لمبے لمبے اقتباس درج کروں۔ اس لئے کہ اس طرح اس کی مزید اشاعت ہو گی۔ اور نہ ایسا کرنا مناسب ہے۔ اس کا خلاصہ کے طور پر اتنا جان لینا کافی ہے۔ کہ خواب میں مضمون نویس کو آسمان پر لے گئے۔ وہاں اسے ایک پراسرار جانور سواری کے لئے دیا گیا۔ اس پر سوار ہو کر اس نے بہشت و دوزخ کی سیر کی۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ آخر الذکر مقام پر میں نے بعض تاریخی حیثیت کے مسلمان دیکھے۔ اور ان کے ارد گرد ... تھے۔ اور ان میں باتیں ہو رہی تھیں۔ مضمون کا انداز نہایت برا ہے دل آزار ہے۔ اور اس کی حیثیت اسلام کے مقدس پیغمبر (صلے اللہ علیہ وسلم) کی حیات کے بعض واقعات کے متعلق ایک نفرت انگیز ہجو کی ہے۔

دفعہ ۱۵۳ الف تعزیرات ہند

اس کے بعد یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا یہ مضمون دفعہ ۱۵۳ الف تعزیرات ہند کے ماتحت آتا ہے۔ دفعہ مذکورہ یہ ہے۔

> جو شخص الفاظ سے خواہ وہ بولے جائیں یا لکھے جائیں یا مرئی نقلوں سے یا کسی دوسرے ذریعہ سے ملک معظم کی رعایا کی مختلف جماعتوں کے مابین عداوت یا نفرت کے احساسات پیدا کرے گا۔ یا پیدا کرنے کی کوشش کرے گا۔ اسے دو سال قید یا جرمانہ کی سزا دی جائے گی۔ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

استغاثہ کا مفاد

استغاثہ میں بیان کیا گیا ہے کہ دونوں ملزموں نے اس مضمون کو لکھا اور شائع کیا۔ اور اس ارادے سے شائع کیا۔ کہ عام مسلمانوں اور ان آریہ سماجیوں اور ہندو سبھائیوں کے مابین نفرت

و عداوت پیدا ہو۔ جو شدھی اور سنگھٹن کی تحریکات کے فروغ کرنے والے ہیں۔ یا ان کے موید ہیں۔ اس خیال کا اظہار بھی کیا گیا کہ یہ لوگ دونوں ملزموں کی پشت پر ہیں۔ بیان کیا گیا۔ کہ یہ تحریکیں بجائے خود قابل ستایش ہیں۔ لیکن بعض ارکان نے فروغ دینے کے لئے جو طریقے اختیار کئے۔ وہ قابل اعتراض ہیں۔ اور ان کی وجہ سے دونوں قوموں یا جماعتوں کے تعلقات کشیدہ ہو گئے ہیں۔ اس مضمون نے امرتسر میں اور امرتسر سے باہر بہت جوش پیدا کیا۔ اور ہندو و مسلم کے تعلقات اور بھی کشیدہ ہو گئے۔ یہ نہیں کہا گیا۔ کہ ملزمان کی نیت مندرجہ ذیل امور سے ظاہر ہو سکتی ہے۔

(۱) مضمون کی نوعیت۔

(۲) پرچہ کا مسلک جس کے مطابق یہ شائع ہوتا ہے۔

(۳) وہ لوگ جن تک یہ مضمون پہنچنے والا تھا۔

(۴) یہ واقعہ کہ مضمون ایسے وقت میں شایع ہوا۔ جب کہ دو جماعتوں کے تعلقات بہت کشیدہ تھے۔

(۵) ملزموں کی سابقہ حرکات۔

دوسری طرف مسٹر یودی نے دونوں ملزموں کی طرف سے یہ دعوی کیا۔ کہ اس دفعہ سے جس جرم کا سدباب منظور ہے۔ اس میں منشاء و ارادہ کا ثبوت مہیا کرنا نہایت ضروری ہے۔ اور

اوّل مضمون زیر بحث سے اس قسم کے جذبات پیدا نہیں ہوئے۔

دوئم۔ مضمون سے نفرت و عداوت یقیناً پیدا نہیں ہوئی۔

سوئم اس مضمون نے وہ احساسات ہرگز پیدا نہیں کئے جو اس دفعہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ کیونکہ نفرت و عداوت کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ دونوں طرف سے ہو یعنی مسلمان ہندوؤں سے نفرت و عداوت کریں۔ اور ہندو مسلمانوں سے

چہارم ارادے کا ثبوت لفظوں سے مہیا کیا جاسکتا ہے لیکن اگر اسے دوسری قسم کی شہادت ہی سے ثابت کرنا مقصود ہے تو پھر لفظوں کا خیال چھوڑ دینا چاہیئے۔

پنجم الفاظ سے (نفرت و عداوت پیدا کرنے کا) کوئی ارادہ ظاہر نہیں ہوتا۔

اس کے علاوہ مسٹر یودی نے یہ دعوی بھی کیا۔ کہ شہادت مندرجہ میں ایک شوشہ بھی ایسا موجود نہیں۔ جس سے یہ ثابت ہو سکے۔ کہ آریہ سماج یا ہندو سبھا کو دونوں ملزموں سے یا اس مضمون کی اشاعت سے کوئی تعلق ہے۔

ذمہ واری انفرادی ہے یا قومی

اس آخرالذکر دعوی کے متعلق میں یہ فوراً کہے دیتا ہوں۔ کہ فی الحقیقت ویسی کوئی شہادت موجود نہیں ہے۔ جس سے یہ ظاہر ہو سکے۔ کہ شدھی اور سنگھٹن کی تحریکات کے کار فرماؤں کو ملزموں سے یا مضمون زیر بحث کی اشاعت سے کوئی بھی واسطہ ہے۔ اور اگر استغاثہ کا منشاء یہ تھا۔ کہ اس قسم کا کوئی تعلق ثابت ہو جائے۔ تو اس میں اسے ناکامی ہوئی ہے۔

لیکن اس کے ساتھ ہی میں یہ بھی نہیں سمجھتا۔ کہ اس قسم کے تعلق کا نہ ہونا استغاثہ کی اہمیت پر فی الحقیقت کوئی اثر ڈالتا ہے۔ گیان چند در اصل آریہ سماج کا ممبر ہے۔ اور دیوی شرن شرما بھی گو کسی آریہ سماج کا ممبر نہیں۔ لیکن عقائد کے اعتبار سے آریہ سماجی ہے۔ شہادت مندرجہ مظہر ہے۔ کہ دونوں ملزم مقامی آریہ سماج کی بعض کارروائیوں میں سرگرمی سے حصہ لیتے تھے۔ خود رسالہ "ورتمان" سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اس کی اشاعت کا مقصد شدھی اور سنگھٹن کو ترقی دینا ہے۔ ان حالات میں مسلمانان امرتسر کا یہ سمجھ لینا ذرا بھی حیرت انگیز نہیں۔ کہ آریہ سماج اور ہندو سبھا اس مضمون کو پسند کرتی ہیں۔ علی الخصوص اس وجہ سے کہ اس کی اشاعت کے دن سے لیکر آج تک غالباً صرف ایک ہندو صاحب نے اس مضمون پر علی الاعلان نفرین کا اظہار کیا ہے۔

منشاء و ارادہ کا سوال

مزید حقائق قلمبند کرنے سے پیشتر میں یہ بیان کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ میں نے اس سلسلہ میں متعدد مقدمات کے فیصلوں کا جنکی فہرست فیصلے کے ساتھ شامل ہے۔ نہایت احتیاط سے مطالعہ کیا ہے۔ ان میں سے بعض فیصلوں کا حوالہ وکلاء نے بھی دیا ہے۔ لیکن میں ان پر بحث و تمحیص کرنا غیر ضروری خیال کرتا ہوں۔ کیونکہ مجھے دفعہ ۱۵۳۔ الف تعزیرات ہند کی مندرجہ ذیل تعبیر و تشریح سے پورا اتفاق ہے۔ جو جسٹس رینکن نے "پی کے چکرا ورتی بنام شہنشاہ" میں کی ہے۔ ملاحظہ ہو۔ انڈین لاء رپورٹ ۵۴ کلکتہ ۵۹ صفحہ ۶۴۔ وہ لکھتے ہیں۔

یہ ایک تصفیہ شدہ قانون ہے۔ کہ تعزیرات ہند کی دفعہ ۱۵۳ الف کا مطلب یہ نہیں۔ کہ جو شخص ایسے الفاظ شائع کرے۔ جن سے جماعتوں کے درمیان منافرت پھیلنے کا رجحان پایا جاتا ہو۔ وہی اس دفعہ کے ماتحت مستوجب سزا ہو سکتا ہے۔ الفاظ یہ ہیں۔ کہ "جذبات عداوت پیدا کرتا ہے یا پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے"۔ ان سے صاف ظاہر ہے۔ کہ وہ شخص عداوت پیدا کرنے میں کامیاب ہو یا ناکام بہر حال مستوجب سزا ہوگا۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس قسم کے جذبات پیدا کرنا ملزم کا مقصد یا جزو مقاصد ضرور ثابت ہونا چاہیئے۔ اور اگر یہ امر اس کے مقاصد میں داخل نہ ہو۔ تو محض رجحان عداوت کا امکان اسے مجرم بنانے کے لئے کافی نہ ہوگا۔ یہ بالکل صحیح ہے۔ کہ عداوت پیدا کرنے کا منشاء ثابت کرنے کے لئے اکثر حالات میں صرف اندرونی شہادت یعنے الفاظ ہی پر تکیہ کرنا پڑے گا۔ لیکن جہاں تک مجھے یاد ہے۔ آج تک کسی نے یہ فیصلہ بھی نہیں کیا۔ کہ بیرونی شہادت کو قطعاً نظر انداز کر دینا چاہیئے۔ میرے نزدیک تو تصریحات سے یہ بالکل واضح ہو رہا ہے۔ کہ اگر کسی مسئلہ پر بیرونی شہادت موجب امداد ہو سکے۔ تو وہ ضرور لے لی جائے۔ فاضل چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ نے خود بھی اس امر کی طرف اشارہ کیا ہے۔ کہ نفرت و عداوت پیدا ہونے کے احتمال پر غور کرتے وقت زمانے کے حالات کو بھی پیش نظر رکھنا ہوگا۔ اور ان لوگوں کے متعلق بھی کچھ معلومات حاصل کرنی ہونگی۔ جن کو مخاطب کر کے وہ الفاظ کہے گئے۔ اگرچہ دوسری قسم کی شہادت مہیا کرنا ممنوع نہیں۔ لیکن یہ صحیح ہے۔ کہ مقدمے کی نوعیت استعمال شدہ الفاظ کی اندرونی شہادت اور ان الفاظ کے معانی سے علی العموم اس مسئلہ کا قطعی حل ہو سکتا ہے۔ کہ آیا ملزم جذبات عداوت پیدا کرنے میں کامیاب ہوا ہے۔ یا ناکام رہا ہے۔ یہ امور ان تمام مقدمات میں فیصلہ کن ہونگے۔ جن میں منشاء و ارادہ واضح طور پر بیان کر دیا گیا ہو۔ اگر ایسے الفاظ بھی جو طبعی۔ واضح اور غیر مشتبہ انداز سے استعمال کئے گئے ہوں۔ کچھ اس قسم کا رجحان یا میلان رکھتے ہوں۔ جس سے یہ سمجھا جا سکے۔ کہ ناشر کا منشاء وہی اثر پیدا کرنا تھا۔ جو ان الفاظ کا طبعی نتیجہ ہو سکتا ہے۔ تو پھر بھی تصفیہ کی قطعی صورت نکل سکتی ہے۔ (ملاحظہ ہو امرت بازار پتریکا پریس کا مقدمہ ۱۹۱۹ء انڈین لاء رپورٹ ۴۷ کلکتہ ۱۹۰/۲۲۵) لیکن استعمال شدہ الفاظ اور ان کے صحیح معانی کی حیثیت صرف یہ ہے۔ کہ ان سے منشاء و اقرار کی شہادت بہم پہنچائی جا سکتی ہے۔ اور فی الحقیقت تو ملزم کا حقیقی منشاء ہی محک و معیار قرار پا سکتا ہے۔ ملاحظہ ہو مقدمہ جوگے چندرا سرکار بنام شہنشاہ ۱۹۱۸ء انڈین لاء رپورٹ ۳۸ کلکتہ ۲۱۴ (۲) امرت بازار پتریکا کے پریس کا مقدمہ ۱۹۱۹ء انڈین لاء رپورٹ ۴۷ کلکتہ ۱۹۰/۲۲۵ (۳) مسز بیسنٹ بنام ایڈووکیٹ جنرل مدراس ۱۹۱۹ء انڈین لاء رپورٹ ۴۳ مدراس ۱۴۶/۱۶۳) مجسٹریٹ نے اس مقدمے میں جو تعمیری "منشاء" کی اصطلاح اختیار کی ہے۔ وہ میرے نزدیک قابل قبول نہیں ہے۔

لہذا سرکار کے فاضل وکیل نے میری رائے میں یہ بالکل درست

کہا ہے۔ کہ منشار وارادہ ان الفاظ کی اندرونی شہادت سے جو لکھنے والے نے استعمال کئے ہیں۔ معلوم کیا جا سکتا ہے۔ میرے خیال میں بھی یہ جائز ہے۔ کہ اخبار کی تمام حکمت عملی پر غور کر لیا جائے۔ ان لوگوں کے حالات کو بھی مدنظر رکھا جائے۔ جو لکھنے والے کے مخاطب تھے۔ اور یہ بھی دیکھ لیا جائے کہ زمانہ اشاعت میں دونوں قوموں کے باہمی جذبات کی حالت کیا تھی۔

میرے نزدیک "ورتمان" کا زیر بحث مضمون اس امر کا مظہر ہے۔ کہ جو الفاظ اس میں استعمال کئے گئے ہیں۔ وہ عام حالات میں مسلمانوں کے دلوں میں ہندوؤں کی اس جماعت کے خلاف نفرت پیدا کرنے ہیں۔ جن کو مسلمانوں نے اس مضمون کے لئے ذمہ دار سمجھ رکھا ہے۔

ہندوؤں اور مسلمانوں کے تعلقات

شہادت مندرجہ سے اس امر کا ثبوت ملتا ہے۔ کہ امرتسر کے ہندوؤں اور مسلمانوں کے تعلقات کافی مدت سے کشیدہ چلے آتے تھے۔ مسٹر ہیملٹن اٹرڈ ناگ۔ شیخ عبدالعزیز اور میر فیض الحسن ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کی شہادتیں میرے نزدیک اس کشیدگی کو ثابت کرنے کے لئے کافی ہیں۔ مزید برآں گواہان استغاثہ مولوی ثناء اللہ۔ میاں حسام الدین۔ علی بخش۔ محمد یعقوب اور داؤد غزنوی کی شہادتیں بھی اسی کی موید ہیں۔ گو یہ ممکن ہے۔ کہ ان غیر سرکاری گواہوں نے اپنے خیالات کو کسی قدر زیادہ تیزی و تندی سے ظاہر کیا ہو۔ رسالہ "ورتمان" کے ہی نمبر سے صاف ثابت ہے۔ کہ رسالے کا مقصد شدھی اور سنگٹھن کی تحریکات کو مدد پہنچانا ہے اگرچہ اس سے یہ لازماً ثابت نہیں ہوتا۔ کہ ان تحریکات کے کارکن "ورتمان" کے مضمون زیر بحث سے کوئی تعلق بھی رکھتے تھے لیکن اس سے وہ منشا ضرور ثابت ہے۔ جس سے یہ رسالہ جاری کیا گیا تھا۔ اور اس کی عام حکمت عملی بھی ظاہر ہوتی ہے۔ جب کسی مضمون کے الفاظ سے نفرت پیدا ہونے کا احتمال ظاہر ہوتا ہے۔ تو یہی سمجھنا چاہیئے۔ کہ وہ الفاظ نفرت پیدا کرنے ہی کے لئے لکھے گئے تھے۔ تاوقتیکہ اس کے خلاف کوئی ثبوت بہم نہ پہنچایا جائے۔ اس مقدمے میں یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ جو الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ ان سے ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان من حیثیت القوم نفرت و عداوت کے جذبات پیدا ہونے کا احتمال واضح ہے۔ اب اس امر کا بار ثبوت ملزم پر ہے۔ کہ ان کا منشا و مدعا وہ نہ تھا۔ جو الفاظ مستعملہ سے ظاہر ہو رہا ہے۔

اس مضمون کا اثر

مسٹر پوری (وکیل مدعا علیہ) کا یہ دعویٰ کہ اس مضمون سے کسی قسم کے جذبات پیدا نہیں ہوئے۔ مجھے بالکل بے بنیاد اور ناقابل تسلیم معلوم ہوتا ہے۔ مسٹر پوری نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ اگرچہ امرتسر میں کچھ مدت سے مذہبی مباحثے جاری تھے۔ ان میں کثیر التعداد لوگ شامل ہوتے تھے۔ اور اگرچہ وہاں بہت سی اسلامی انجمنیں قائم ہیں۔ (کم از کم چھ انجمنوں کا ذکر تو شہادت ہی میں موجود ہے) لیکن اس امر کا کوئی ثبوت موجود نہیں کہ ۲۴ جون ۱۹۲۷ء سے پیشتر کسی نے اس مضمون پر اعتراض کیا ہو۔ مسٹر پوری نے اس سلسلے میں مولوی ثناء اللہ کی شہادت کا حوالہ دیا ہے۔ جس کا بیان ہے کہ اس نے یہ مضمون ۲۷ مئی کے قریب قریب پڑھا تھا۔ لیکن اپنے اخبار "اہل حدیث" میں اس کا کوئی ذکر نہیں کیا۔

قادیان کا اشتہار

آخر میں مسٹر پوری نے یہ دعویٰ کیا ہے۔ کہ اگر مرزائے قادیان امرتسر میں وہ اشتہار نہ بھیجتے۔ جس میں اس مضمون کے اقتباسات مندرج تھے۔ اور جسے پولیس کے گواہوں نے سخت اشتعال انگیز بتایا ہے۔ تو کوئی شخص بھی اس مضمون پر معترض نہ ہوتا۔ چونکہ اس اشتہار کی کوئی نقل شامل مسل نہیں کی گئی۔ لہٰذا ہم اس کے مضمون سے بالکل بے خبر ہیں۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس کی شہادت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اشتہار اشتعال انگیز تھا۔ اور ضبط بھی کر لیا گیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی مسل میں اس امر کی کافی شہادت موجود ہے۔ کہ اواخر مئی میں اس اشتہار کے شائع ہونے سے پیشتر بھی امرتسر کے مسلمانوں نے یہ مضمون پڑھ لیا تھا۔ اور اس پر مضطرب و مشتعل بھی ہو گئے تھے۔ لہٰذا میری رائے یہ ہے۔ کہ اس مضمون کی اشاعت سے کسی قدر ہیجان ضرور پیدا ہوا۔

نفرت کس کو کہتے ہیں

مسٹر پوری نے اس کے بعد یہ دعویٰ کیا ہے۔ کہ اگر جذبات میں کوئی ہیجان بھی پیدا ہوا ہے۔ تو وہ ہیجان نفرت و عداوت کے جذبات کا نہ تھا۔ اس سلسلے میں مسٹر موصوف نے مولوی ثناء اللہ کے اس بیان کا حوالہ دیا ہے۔ کہ ان کے جذبات اس مضمون کو پڑھکر سخت مجروح ہوئے۔ اور ان کے دل میں غیظ و غضب پیدا ہوا۔ اسی طرح علی بخش نے کہا ہے۔ کہ اس مضمون نے اس کے دل میں بھی غیظ و غضب ہی کے جذبات کو برانگیختہ کیا۔ محمد یعقوب پریشان ہو گیا۔ داؤد غزنوی کو صدمہ ہوا۔ اور احمد حسن کے دل میں غصے اور ناراضگی کے جذبات پیدا ہوئے۔ "نفرت" کا لفظ صرف ایک گواہ یعنی حسام الدین نے استعمال کیا ہے۔ اور مسٹر پوری نے کہا ہے۔ کہ حسام الدین کے دل میں جو جذبہ پیدا ہوا۔ وہ خواہش قتل کا تھا۔ جو مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ ۵۰۵ (ج) کے ماتحت تو آ سکتا ہے۔ لیکن اس پر دفعہ ۱۵۳ الف کا اطلاق نہیں ہوتا۔ مسٹر پوری کے اس نقطۂ خیال سے مجھے اتفاق نہیں ہے۔ میں نے ان تمام گواہوں کی شہادت کا نہایت خرم و احتیاط سے مطالعہ کیا ہے۔ اور بعض مبالغہ آمیز باتوں اور تیز الفاظ سے قطع نظر کر کے مجھے تو یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس مضمون کو پڑھنے سے ان اشخاص کے دلوں میں جو جذبات برانگیختہ ہوئے۔ وہ ایسے تھے جو نفرت و عداوت کے دائرے میں آتے ہیں۔

لہٰذا دفعہ ۱۵۳ الف کا اطلاق ان پر ہو سکتا ہے۔

فاضل وکیل کا دوسرا دعویٰ یہ ہے۔ کہ مسل میں اس امر کی کوئی شہادت موجود نہیں ہے۔ کہ کسی ہندو نے یہ مضمون پڑھا ہے اور اس کو پڑھکر اس کے دل میں مسلمانوں کے خلاف جذبات نفرت و عداوت پیدا ہوئے ہیں۔ آپ کا دعویٰ یہ ہے۔ کہ دفعہ ۱۵۳ الف کا مقصد جماعتوں کے درمیان جذبات نفرت و عداوت کی برانگیختگی کو روکنا ہے۔ اور یہ نفرت و عداوت یکطرفہ نہیں۔ بلکہ دونوں طرف سے ہونی چاہیئے۔ اس دعویٰ کے ثبوت میں کوئی قانونی سند پیش نہیں کی گئی۔ اور مجھے بھی کوئی سند دستیاب نہیں ہو سکی۔

فرد یا جماعت

اس کے بعد اس امر پر زور دیا گیا ہے۔ کہ اس مضمون کو پڑھکر جو جذبات برانگیختہ ہوئے ہیں۔ وہ صرف لکھنے والے ہی کے خلاف ہونے چاہیئے تھے۔ اور شہادت سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ گواہوں کو صرف دیوی شرن شرما ہی سے نفرت پیدا ہونی لازمی تھی۔ مزید برآں یہ بھی بیان کیا گیا۔ کہ ۲۶ جون ۱۹۲۷ء کو مسجد خیر دین کے جلسے میں جو قرارداد منظور کی گئی۔ اس میں اس مضمون اور اس کے لکھنے والے کے خلاف تو ملامت و نفرین کی گئی۔ لیکن آریہ سماج اور ہندو سبھا کا نام نہیں لیا گیا۔ لیکن گواہوں کی شہادتوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اگرچہ اس جلسے کی منظور کردہ قرارداد میں مضمون ہی کے خلاف اظہار نفرت کیا گیا ہے۔ لیکن اس کی حمایت میں جو تقریریں کی گئیں۔ ان میں صرف لکھنے والے اور ایڈیٹر ہی کے خلاف اظہار خیالات نہیں کیا گیا۔ بلکہ ان لوگوں کو بھی نفرین کی گئی۔ جو مسلمانوں کے نزدیک اس کے ذمہ دار اور اس حملے کے پشت پناہ تھے۔

اسلام پر حملہ

اس کے بعد یہ دعوے کیا گیا ہے۔ کہ اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے۔ کہ اس مضمون میں محمد رسول اللہ پر حملہ کیا گیا تھا۔ تو یہ حملہ محض ایک فرد کے خلاف تھا۔ جماعت کے خلاف نہ تھا۔ لیکن اس مضمون میں جو نقشہ کھینچا گیا ہے۔ اس کو دیکھکر میرے نزدیک یہ بالکل کمزور اور بے اصل ہے۔ رسول پاک کو جہنم میں عذاب الیم کا مورد دکھایا گیا ہے۔ اور ان کے گرد ان کی ازواج اور دوسرے بیشمار لوگ بھی اسی مصیبت میں مبتلا دکھائے گئے ہیں۔ میرے نزدیک یہ مضمون محمد رسول اللہ کی انفرادی حیثیت کے خلاف نہیں بلکہ آپ کے بانی اسلام ہونے کی حیثیت کے خلاف لکھا گیا ہے۔ اور یہ کوشش کی گئی ہے۔ کہ رسول اللہ اپنے پیروؤں کی شفاعت کا جو دعوے فرماتے ہیں۔ اسے غلط ثابت کیا جائے۔ مسٹر پوری نے اس سلسلے میں سر ولیم میور کی لائف آف محمد اور ڈانٹے کی نظم انفرنو کا جو حوالہ دیا ہے۔ وہ میرے نزدیک بالکل بے سود ہے

میری رائے میں ان کتابوں کو اس توہین آمیز مضمون کے مقابلے میں پیش کرنا بالکل مضحکہ خیز حرکت ہے۔

میرے نزدیک بانیٔ اسلام۔ اسکی ازواج اور بے شمار مسلمانوں کو جہنم میں ازلی گنہگاروں کی طرح عذاب الیم کا مورد دکھانے سے عامۃ المسلمین کے دلوں میں مضمون کے لکھنے والے اور اس جماعت کے خلاف جسے مسلمان غلط یا صحیح طور پر اسکی پشت و پناہ یقین کرتے ہیں شدید اشتعال کا پیدا ہونا بالکل لازمی اور ضروری تھا۔

تبلیغی کام

پھر ملزموں کے فاضل وکیل نے اپنے دلائل کے دوران میں یہ بھی پیش کیا ہے۔ کہ یہ حقیقت مسلمہ ہے۔ کہ شدھی اور سنگٹھن کی ہندو تحریکات کے خلاف مسلمانوں نے اسی قدر اعتراضات کئے ہیں۔ جتنے کہ مسلمانوں کی تحریکات تبلیغ و تنظیم کے خلاف ہندوؤں نے پیش کئے ہیں۔ پھر یہ بھی کہا ہے۔ کہ کسی شخص کو تبدیل مذہب کے لئے آمادہ کرنے کے لئے یہ ناگزیر ہے۔ کہ اس کے پہلے مذہب کی خرابیاں بیان کی جائیں۔ محاسن و نتائج کی اس تشریح و توضیح سے ایک حد تک جذبات منافرت و کشیدگی کا پیدا ہو جانا ضروری ہے۔ بالفاظ دیگر فاضل وکیل نے یہ پیش کرنے اور کہنے کی کوشش بلیغ کی ہے۔ کہ مضمون زیر بحث تبلیغی کام کے لئے ایک جائز اور واجب کوشش ہے۔ اور بس۔ اس سے زیادہ اسکی کوئی حیثیت نہیں

اس مقام پر میرے پیش نظر مقدمہ پنڈت کالی چرن شرما بنام قیصر ہند۔ (فوجداری متفرقات شمارہ ۳ بابت ۱۹۲۶ء) آجاتا ہے۔ عدالت عالیہ الہ آباد کی سپیشل بنچ نے جو تین ججوں پر مشتمل تھی اس مقدمہ کا فیصلہ سنایا تھا۔ فاضل وکیل سرکار نے اس مقدمہ پر اپنے دلائل میں بہت انحصار کیا ہے۔ اور مسٹر پوری نے اس کے خلاف اعتراضات پیش کئے ہیں۔ یہ مقدمہ "وچتر جیون" کتاب سے تعلق رکھتا تھا جسے (صوبجات متحدہ کی) مقامی حکومت نے اس بنا پر زیر دفعہ ۹۹ الف ضابطہ فوجداری قابل ضبطی قرار دیا تھا۔ کہ اس میں ایسا مواد موجود تھا جسکی اشاعت بروئے دفعہ ۱۵۳ الف تعزیرات ہند مستلزم سزا تھی۔

مصنف نے زیر دفعہ ۹۹ ب ضابطہ فوجداری ضبطی کے احکام کی تنسیخ کے لئے عرضی پیش کی۔

لہٰذا اسپیشل بنچ کے لئے یہ فیصلہ کرنا ضروری ہو گیا۔ کہ اس کتاب کی اشاعت سے دفعہ ۱۵۳ الف تعزیرات ہند کی شرائط کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔ یا نہیں۔

کتاب کے مصنف نے سپیشل بنچ کے سامنے دیگر امور کے ساتھ ان امور پر بھی زور دیا۔ کہ (۱) یہ کتاب نقد و نظر۔ اعتراض و اختلاف کی سرمایہ دار ضرور ہے۔ لیکن جس جذبہ کے ماتحت لکھی گئی ہے۔ وہ انصاف و دیانت کا آئینہ دار ہے۔ (۲) آریہ سماج کے پرچارک کی حیثیت سے اس کے پروپیگنڈے کا بیشتر حصہ اس بات تک محدود ہے۔ کہ وہ ہندوؤں کو دیگر مذاہب سے علی العموم اور اسلام سے علی الخصوص منحرف کر کے ہندو مت میں داخل کرے

میں نے ان دونوں امور کا اس لئے ذکر کر دیا ہے۔ کہ مسٹر پوری نے مضمون زیر تجویز کے سلسلہ میں یہ امور ہمارے سامنے پیش کئے ہیں۔

تنقید کرتے ہوئے سب و شتم کی اجازت نہیں

اب اس دلیل پر غور کرنا چاہیئے۔ کہ مضمون جائز تبلیغی کام کے طور پر لکھا گیا۔ اس سلسلہ میں پہلے تو یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ دونوں ملزموں میں سے کسی نے بھی یہ دعویٰ نہیں کیا ہے حالانکہ یہ وہ دعویٰ ہے۔ جو "وچتر جیون" کے مصنف کے لئے خاص طور پر پیش کیا تھا۔ اور اس مقدمہ میں فاضل ججوں نے یہ فیصلہ کیا تھا۔ کہ "اس بات کو تسلیم کرنا ناممکن ہے۔ کہ کسی مبلغ کو اپنے اپنے مذہب کی خوبیوں کی تبلیغ و تلقین کے لئے جو اجازت بروئے قانون حاصل ہے۔ وہ غیر محدود ہے۔ جب یہ تسلیم کرنا ضروری ہے۔ کہ ان ممالک میں جہاں باشندوں کو مذہبی آزادی حاصل ہے۔ مذہبی خیالات کے اظہار اور دوسروں کے مذہبی معتقدات پر نقد و نظر کے لئے کسی حد تک آزادی ضرور ملنی چاہیئے۔ تو یہ خیال وہم تک میں لانا دانش و فراست کے سراسر خلاف ہے۔ کہ نقد و نظر کی آزادی میں سب و شتم کرنے اور مغلظات پر اتر آنے کی اجازت بھی حاصل ہے۔" مسٹر پوری کے اعتراضات اور ان کے دلائل بحث پر کما حقہ غور کرنے کے بعد میں اپنے آپ کو مندرجہ صدر خیالات سے بالکل متفق پاتا ہوں۔ اس لئے اس رائے کا اظہار ضروری ہے۔ کہ زیر دفعہ کا مضمون ان ملزموں کی محض تبلیغی کام کے لئے کوشش قرار نہیں دیا جا سکتا۔

جائز اعتراضات و تنقید

پھر یہ کہا گیا ہے۔ کہ یہ مضمون واجب اور جائز تنقید ہے جو دفعہ ۱۵۳ الف تعزیرات ہند کی تشریح کے ماتحت آجاتی ہے۔ لیکن مجھے تو یہ دلیل بھی بودی نظر آتی ہے۔ تشریح کے الفاظ حسب ذیل ہیں۔

"شرانگیزی کی نیت اور مفسدہ پردازی کے ارادہ کے بغیر ایسے امور کے انسداد یا ترک کرانے کیلئے جو ملک معظم کی رعایا کی مختلف جماعتوں کے درمیان مغائرت اور منافرت کے جذبات پیدا کرتے ہیں۔ یا جن سے ایسے جذبات کے پیدا ہونے کا امکان ہے۔ دیانت دارانہ خیالات کا اظہار اس دفعہ کے معانی کے ماتحت جرم کی حد تک نہیں پہنچتا۔"

جیسا کہ مسٹر جسٹس رنکین نے مقدمہ حکیم دوتی بنام قیصر ہند۔ (صفحہ ۶۵) پر فرمایا ہے "اس تشریح و توضیح میں ہمیں اس چیز کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جسے جوڈیشل کمیٹی دو اہم سیاسی امور کے توازن کے نام سے موسوم کرتی ہے۔ پھر اصول توازن کے اطلاق میں یہ ناگزیر ہے۔ کہ مختلف طبائع اور مختلف دماغ مختلف نتائج مرتب کر لیں ایک دماغ آزادی استدلال کو زیادہ وزن دار خیال کرے۔ اور دوسرا شخص قانون و امن اور اتحاد و امان کے تحفظ کو ضروری سمجھے۔ ملاحظہ ہو (بینٹ بنام ایڈووکیٹ جنرل مدراس انڈین لا رپورٹس مدراس ۴۱ صفحہ ۱۶۳)

یہ ہو سکتا ہے۔ کہ کسی مذہب یا بانی مذہب کے خلاف کوئی مدلل پر زور تنقیدی تحریر محض اسلئے شائع کی جائے۔ کہ لوگ اسے پڑھکر ترک مذہب پر آمادہ ہو جائیں۔ اور دوسرا مذہب اختیار کر لیں محض اس وجہ سے کہ تحریر میں جو زبان استعمال کی گئی ہے۔ وہ مغائرت و منافرت کو ترقی دینے کا رجحان رکھتی ہے لیکن انداز بیان اور زبان سے ارادہ اور نیت کا اظہار نہیں ہوا ہے۔ یا مصنف نے شہادت سے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ اس تحریر کے کسی جزو میں بھی مصنف کا یہ ارادہ نہ تھا۔ کہ مغائرت یا منافرت پھیلے۔ تو وہ تحریر تصریح و تشریح کے ماتحت آجائے۔

دفعہ ۱۵۳ الف کا اطلاق

لہٰذا کسی مذہب یا بانی مذہب پر شرانگیز اور غلیظ حملے کی صورت میں مجھے تو یہ مشکل نظر آتا ہے۔ کہ مذہب یا اس مذہب کے بانی پر حملے پر کوئی حد امتیاز قائم کر سکوں (۔) اسے دفعہ ۱۵۳ کے الفاظ سے باہر نکالنا اور تشریح و مطالب کے ماتحت لانا بہت زیادہ تغییر و تشریح کا محتاج ہے۔ لہٰذا اگرچہ میں فاضل وکیل سرکار کی اس دلیل کو قبول کرنے کیلئے تیار نہیں ہوں۔ کہ ہر ایک مذہبی پیشوا کے خلاف تنقید خواہ وہ پیشوا زندہ ہو یا مردہ دفعہ ۱۵۳ الف تعزیرات ہند کے ماتحت آجاتی ہے تاہم میں اس رائے کا اظہار کرونگا کہ مذہبی پیشوا کے خلاف شرانگیز اور غلیظ حملہ جو تحریر کیا جائیگا بدیہی طور پر اس دفعہ (۱۵۳ الف) کے ماتحت آجائے گا۔

موجودہ مقدمہ میں تشریح اور مضمون زیر تجویز کو غور سے مطالعہ کرنے سے یہ صاف ظاہر ہو جاتا ہے مضمون تشریح کے ماتحت نہیں آتا ہے۔

ملزم نے ارتکاب جرم کیا ہے

دفعہ ۱۵۳ الف کی اس تشریح کے پیش نظر جو جسٹس رنکین نے پیش کی ہے۔ یہ فیصلہ سناتا ہوں۔ کہ اس مضمون کی تحریر اور اشاعت سے دونوں ملزم اس دفعہ کے ماتحت آگئے ہیں لہذا اس جرم کے ارتکاب کے مجرم ہیں جو اسکی رو سے مستلزم سزا ہے۔

تعزیر

اب فیصلہ سزا کا مسئلہ رہ جاتا ہے۔ سر محمد شفیع نے اس امر پر زور دیا کہ سزا سخت عبرت انگیز ہونی چاہیئے۔ مسٹر پوری نے بڑے زور سے یہ کہا ہے۔ کہ سزا برائے نام ہو۔ انہوں نے یہ بتایا۔ کہ عبدالعزیز گواہ استغاثہ نے صاف اور واضح الفاظ میں بیان کیا ہے۔ کہ ایک طرف تو ہندوؤں اور مسلمانوں کی باہمی کشیدگی ہندوؤں کی طرف سے شدھی اور سنگٹھن کی تحریکات میں گرمجوشی اور مسلمانوں کی طرف سے تحریکات تبلیغ و تنظیم میں سرگرمی کی وجہ سے معرض ظہور میں آئی ہے۔ دوسری طرف دونوں قوموں کے اخبارات بقول وکیل دریدہ دہن اور غلط اخبارات مساویانہ طور پر دراز دستی اور اشتعال انگیزی پر مائل رہے۔ پچھلے چند ماہ میں ان کے اس رویہ میں بہت زیادہ اضافہ ہو گیا تھا۔ وکیل نے اس

امر پر زور دیا ہے۔ کہ حکومت نے مسلمانوں پر مقدمات نہیں چلائے اس لئے ملزموں نے دو نتائج اخذ کئے ہیں (۱) اس نوعیت کی مکروہ تحریریں جرم خیال نہیں کی جاتی ہیں (۲) اس قسم کی تحریروں کے لئے تعزیری دفعات صرف ہندوؤں کے لئے ہیں۔ چونکہ عام لوگ دفعہ ۱۵۳ الف کے ماتحت کوئی کارروائی کسی کے خلاف نہیں کر سکتے۔ اور بے بس ہیں۔ اس لئے انہوں نے مایوس ہو کر جواباً یہ طریق عمل اختیار کیا ہے۔

انیسویں صدی کا مہرشی

میں تو صرف اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہوں۔ کہ حکومت نے ان تحریرات کے خلاف جن کا مسٹر پوری نے اپنی تقریر میں ذکر کیا ہے یعنی

"دہلی سے عدم آباد" اور "انیسویں صدی کا مہارشی" کے خلاف محض اسلئے کوئی کارروائی نہیں کی ہے کہ حکومت نے یہ خیال کیا ہے کہ یہ تحریریں قانون کے الفاظ کی حدود سے باہر نہیں ہیں۔

یہ تو از روئے شہادت ظاہر ہو چکا ہے۔ کہ دیوی شرن شرما ستیہ دھرم پرچارک کا ایڈیٹر رہ چکا ہے۔ اس رسالہ میں سال کے اوائل میں ایسے مضامین شائع ہوئے۔ جن کی بناء پر حکومت کو تین مختلف مواقع پر اسے متنبہ کرنا پڑا۔ آخری مرتبہ ۱۹ مارچ کو اسے کہدیا گیا۔ کہ اگر پھر اس قسم کی تحریر کا اعادہ کیا گیا۔ تو اس کے خلاف مقدمہ چلایا جائیگا۔ آخری انتباہ کے فوراً بعد ہی وہ پرچہ کی ادارت سے سبکدوش ہو گیا۔ اور ۸ اپریل کو ایک اور شخص نے اس کے پرنٹر ہونے کا ڈکلریشن داخل کر دیا۔ موجودہ رسالہ کے لئے گیان چند نے ۲۸ مارچ کو ڈکلریشن پیش کیا۔

ان حالات کی موجودگی میں میری یہ رائے ہے۔ کہ دیوی شرن شرما نے یہ مضمون مسلمانوں اور ہندوؤں کے درمیان مغائرت و منافرت کو ترقی دینے کی نیت سے لکھا۔ اور شائع کیا۔ اسلئے میں خیال کرتا ہوں۔ کہ اسے کافی سزا ملنی چاہیئے۔ اسلئے میں اسے ایک سال قید بامشقت اور پانچ سو روپیہ جرمانہ کی سزا کا حکم سناتا ہوں۔ بصورت عدم ادائے جرمانہ چھ ماہ قید شدید مزید بھگتنی پڑیگی۔

گیان چند پاٹھک کا مقدمہ کچھ ذرا مختلف ہے۔ اس نے رسالہ ورتمان کے پرنٹر اور پبلشر ہونیکا ڈکلریشن داخل کیا ہے اور وہ اس کا ایڈیٹر بھی ہے۔ پھر اس بات کے لئے شہادت موجود ہے کہ اس نے اس مضمون کی اشاعت میں ذاتی طور پر دلچسپی لی۔ ساتھ ہی میرا یہ خیال ہے۔ کہ مضمون کی اشاعت میں اس نے جو حصہ لیا ہے۔ وہ اس امر کا مقتضی نہیں ہے۔ کہ اسے ایسی سخت سزا دی جائے۔ اس لئے میں اسے چھ ماہ قید بامشقت اور اڑھائی سو روپیہ جرمانہ کی سزا دیتا ہوں۔ بصورت عدم ادائے جرمانہ تین ماہ کی مزید قید بامشقت بھگتنی پڑے گی۔

فرزندان تعلیم الاسلام ہائی سکول سے خطاب

برادران۔ السَّلامُ علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اہل علم لوگوں کے لئے یہ امر محتاج بیان نہیں۔ کہ علم کیسی اہم چیز ہے۔ ہر مذہب و ملت اور ہر خیال کی کتب میں حصول علم کی ایک وسیع اور پرزور تعلیم پائی جاتی ہے۔ وجہ یہ کہ پیدائش انسان کی اصل غرض ہی یہ ہے۔ کہ انسان اللہ تعالیٰ کو پائے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ بغیر علم کے انسان اللہ تعالیٰ کو نہیں پا سکتا۔ بے علم نتواں خدا را شناخت۔ علم ہی کے ذریعہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی صحیح معرفت اور شناخت میسر ہوتی ہے۔

قرآن کریم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی یہ غرض بیان فرمائی ہے۔ کہ هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ۔

یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس لئے بھیجا گیا۔ کہ وہ دنیا کو علم و حکمت سکھائے۔ کیونکہ علم و حکمت کے بغیر انسان اندھیروں میں رہتا ہے۔ ہر انسان جس نے اپنے اپنے ظرف کے مطابق کچھ نہ کچھ علم حاصل کیا ہے۔ وہ گواہی دیگا۔ کہ اس آیہ کریمہ کے اندر قرآن کریم اور کتاب حکیم نے بالکل سچی اور پکی صداقت بیان فرمائی ہے۔ غرناطہ اور بغداد۔ آکسفورڈ اور کیمبرج۔ بنارس اور اجودھیا اور اس زمانہ میں علی گڑھ جیسے مقامات کیوں شہرۂ آفاق ہو گئے۔ اس لئے کہ وہاں کے فارغ التحصیل طلباء نے اپنی اپنی درسگاہوں سے ایسی وفاداری اور وابستگی دکھائی۔ جیسی کہ اہل مذاہب اپنے اپنے مقامات مقدسہ سے دکھاتے ہیں۔ اور ان کے ایثار اور قربانی کی وجہ سے ان درسگاہوں کو اس قدر تقویت پہنچی۔ کہ ان کے وہ ابتدائی جھونپڑے شاندار اور پرشوکت عمارات میں بدل گئے۔ ابتدائی معلم بڑے بڑے حکماء اور پروفیسروں اور فلاسفروں سے تبدیل ہو گئے۔ اور آج ان درسگاہوں کے نام ہر کہ ومہ کی زبان پر جاری ہیں۔

میں اپنے فارغ التحصیل طلباء تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے دریافت کرتا ہوں کہ آپنے اپنی درسگاہ کے لئے (جو اپنے تقدس میں کسی دوسری درسگاہ سے کم نہیں۔ بلکہ زیادہ ہے۔ کیونکہ اس کی بنیاد اس زمانہ کے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ہاتھوں سے رکھی ہے) اب تک کیا کیا۔ اور اس علم اور عرفان کے بدلہ میں جو آپ لوگوں نے اس مقدس درسگاہ سے حاصل کیا۔ اس درسگاہ کی کیا خدمت کی ہے۔ بے شک اس کے وہ ابتدائی کچے اور تنگ کوٹھے آج ایک پختہ اور وسیع عمارت میں بدل گئے ہیں۔ لیکن اس میں فارغ التحصیل طلباء کی ہمت و کوشش کا بہت کم حصہ ہے۔

اس وقت میری غرض یہ بتانا ہے۔ آپ لوگوں سے مالی امداد کے لئے سوال کرنا نہیں۔ بلکہ محض یہ غرض ہے۔ کہ آپ اس احسان کے بدلہ میں جو تعلیم الاسلام ہائی سکول نے آپ لوگوں پر کیا۔ آپ کم از کم اس کی یاد اپنے دلوں میں تازہ رکھیں۔ اور اپنے دلوں میں اس اُمنگ کو پیدا کریں۔ اور بڑھائیں۔ کہ جب کوئی فرصت کا وقت میسر ہو۔ تو آپ یہاں آکر کچھ وقت گذاریں۔ اگر اس طرح احباب کی آمد و رفت کا سلسلہ شروع ہو جائے۔ تو ایک دوسرے سے واقفیت پیدا ہو گی۔ پرانے دوست نئے طلباء سے ملکر اور نئے پرانوں سے ملکر اپنے تعلقات پیدا کریں گے۔ اور اس طرح ایک نئی زندگی پیدا ہو جائے گی۔ اور جب ہماری جمعیت میں ایک قسم کی وابستگی پیدا ہو جائے گی۔ تو پھر ہم اپنی درسگاہ کی ترقی کے لئے بھی کوئی مزید قدم اُٹھا سکیں گے۔

باہر سے آنیوالے اولڈ بوائیز کی سہولت اور آرام کیلئے بالفعل ایک نہایت عمدہ مکان کرائے پر لے لیا گیا ہے۔ جو مسجد مبارک اور قصر خلافت سے صرف ایک دو منٹ کے فاصلہ پر ہے۔ اور جب خدا چاہیگا اپنا مکان بھی بن جائیگا۔ یہ انتظام اسلئے کیا گیا ہے۔ تاکہ باہر سے آنیوالے ممبر اس میں قیام کر سکیں۔ ایسے احباب کی رہائش اور خوراک کے متعلق جنرل سکرٹری اولڈ بوائیز ایسوسی ایشن ہر ممکن سہولت اور آرام کی کوشش کریگا۔ وہ احباب کرام جو تعلیم الاسلام ہائی سکول کے فارغ التحصیل ہیں یا جو کچھ دیر اس میں پڑھ چکے ہیں۔ وہ دارالامان آنے سے کم از کم ایک ہفتہ قبل اپنی تاریخ اور وقت آمد سے خاکسار کو مطلع فرما دیں۔

الفضل کی کسی گذشتہ اشاعت میں یہ خبر احباب تعلیم الاسلام نے نہایت مسرت سے پڑھی ہو گی۔ کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے اپنی اور اپنے سب خاندان کی طرف سے اولڈ بوائے ایسوسی ایشن لاج کیلئے دو کنال زمین (چار کنال غلطی سے لکھا گیا تھا) نہایت فراخدلی کے ساتھ مرحمت فرمائی ہے جب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا فنڈ کافی ہو جائیگا۔ تو انشاء اللہ ہم بڑی لاج اور کلب تیار کر لینگے۔

برادران! قادیان کی رہائش عارضی یا دائمی کی برکات کے متعلق کچھ کہنے کیلئے الگ مستقل مضمون کی ضرورت ہے۔ المختصر یہ کہ مقامات مقدسہ کی زیارت۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کی صحبت۔ سلسلہ کی مرکزی مشینری کی سرگرمی کار کا دیکھنا۔ اور خاص کر حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کی صحبت قدسیہ اور آپ کا درس قرآن کریم۔ یہ سب ایسی برکات اور ایسے فیوض ہیں۔ کہ کسی خوش نصیب ہی کو میسر ہوتے ہیں۔

دریاب کہ عمر جاودانی۔ بشتاب گر اہل دلی،
شاید کہ نتواں یافتن دیگر چنیں ایام را۔

خاکسار سید محمود اللہ شاہ جنرل سکرٹری تعلیم الاسلام اولڈ بوائیز ایسوسی ایشن قادیان

حضرت امام جماعت احمدیہ کی تجویز پر مسلمانان پنجاب و دیگر صوبجات کا عمل

ہندوستان کے طول و عرض میں ۲۲ / جولائی کو عظیم الشان جلسے

مسلمانان ہند کے قومی و ملی اتحاد کے خوش کن مناظر

پنڈی بھٹیاں کے مسلمانوں کا جلسہ

پنڈی بھٹیاں و متعلقہ مضافات کے مسلمانوں کا جلسہ ۲۲ جولائی بروز جمعہ ہوا۔ جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ ریزولیوشنز متفقہ طور پر پاس کئے گئے۔ (غلام حیدر)

مسلمانان سلوہ کا جلسہ

۲۲ / جولائی ۱۹۲۷ء بروز جمعہ مسلمانان سلوہ تحصیل نواں شہر ضلع جالندھر کا جلسہ ہوا جو ہر فرقہ اسلامی پر مشتمل تھا۔ اور جس میں کثرت سے مسلمان ارد گرد کے شامل تھے۔ حسب ہدایات حضرت امام جماعت احمدیہ ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔ (فضل حسین)

گوہلیکی میں جلسہ

۲۲ / جولائی ۱۹۲۷ء بروز جمعہ مسلمانان گوہلیکی کا ایک جلسہ عام تمام فرقہائے کا زیر صدارت چودھری غلام محمد صاحب منعقد ہوا۔ جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ کی ارشاد فرمودہ قراردادیں باتفاق پاس کی گئیں۔ (پیر بشیر احمد)

کوٹلی شیخاں میں جلسہ

۲۲ / جولائی بعد از نماز جمعہ زیر صدارت جناب مولانا مولوی حکیم اللہ دین صاحب کوٹلی شیخاں جامع مسجد میں جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں ہر ایک فرقہ کے لوگ شامل تھے۔ لوگ دور دور سے بہت بڑی تعداد میں شریک جلسہ ہوئے۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ ریزولیوشنز باتفاق پاس ہوئے (پیر فتح شاہ)

کریام میں جلسہ

۲۲ / جولائی کو مسلمانان کریام نے بعد نماز جمعہ جلسہ کیا حاضرین میں کل فرقوں کے مسلمان موجود تھے۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔ (غلام احمد)

موضع سانڈھن علاقہ ملکانہ میں جلسہ

علاقہ ملکانہ میں سانڈھن ملکانہ راجپوتوں کا ایک بہت مشہور قصبہ ہے۔ جہاں ۲۲ / جولائی کو ان امور کے متعلق جو ریزولیوشنز کی صورت میں ہر جگہ کے مسلمانوں نے منظور کئے۔ ملکانہ راجپوتوں کو خوب سمجھایا گیا۔ باہمی محبت و صلح کی تلقین کی گئی۔ لوگوں نے دلچسپی سے باتیں سنیں۔ اور ان پر عمل کرنیکا عہد کیا۔ (ڈاکٹر فضل کریم)

مسلمانان پچھوکے کا جلسہ

۲۲ / جولائی بعد نماز جمعہ زیر صدارت جناب منشی محمد الدین صاحب ٹھیکیدار جمیع مسلمانان پچھوکے ستریلاں و مضافات تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور کا ایک جلسہ قرار پایا۔ جلسہ کی کارروائی بعد تلاوت قرآن حمید شروع ہوئی۔ سب سے اول ایک فاضل نے حالات حاضرہ پر ایک دلچسپ اور موثر تقریر کی جس میں سب مسلمانوں کو اتفاق اور اتحاد کی تلقین کی۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ ریزولیوشنز پاس ہوئے۔ ان میں سے پہلے چھ بذریعہ ٹیلیگراف حضور گورنر صاحب پنجاب کی خدمت میں بھیجے گئے۔ (عبدالکریم)

پوہلا مہاراں میں جلسہ

۲۲ / جولائی ۱۹۲۷ء بعد از نماز جمعہ جملہ دیہات ہائے موضع پوہلاں مہاراں و گھوے و چیندر کے و بوہگل تخار اول منگل شاہ پور عہدی پور و دیگر دیہات قرب و جوار کے تمام مسلمانوں کا متحدہ و متفقہ عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ کی ارشاد فرمودہ قراردادیں پیش ہو کر منظور ہوئیں۔ (فیض احمد)

مسلمانان ہیہل چک کا جلسہ

۲۲ / جولائی ۱۹۲۷ء بعد نماز جمعہ مسلمانان ہیہل چک و بازید چک کا ایک غیر معمولی جلسہ منعقد ہوا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی تجویز کردہ قراردادیں منظور ہوئیں۔ (نامہ نگار)

چک نمبر ۲۷۶ میں متحدہ جلسہ

۲۲ / جولائی بعد از نماز جمعہ جملہ مسلمانان مواضعات نمبر ۲۸۰ و ۲۸۱ و ۲۷۲ و آبادی فرقی چک نمبر ۲۷۶ رکھ برانچ نے باہمی مشورہ سے چک نمبر ۲۷۶ رکھ برانچ میں جلسہ منعقد کیا۔ جمعہ کی نماز کے بعد حضرت اقدس امام جماعت احمدیہ کی تجویز کردہ قراردادیں متفقہ طور پر پاس ہوئیں۔ (محمد الدین)

جگادھری ضلع انبالہ کا جلسہ

۲۲ / جولائی بروز جمعہ ۲ بجے دن کے وقت قصبہ جگادھری ضلع انبالہ میں زیر صدارت شیخ نیاز محمد صاحب رئیس جگادھری جلسہ منعقد کیا گیا۔ اور ریزولیوشنز مجوزہ حضرت امام جماعت احمدیہ پاس کئے گئے۔ (ایم رحیم الدین احمدی)

جوڑہ کرنانہ میں جلسہ

۲۲ / جولائی ۱۹۲۷ء کو جوڑہ کرنانہ کے جملہ مسلمانوں کا ایک مشترکہ جلسہ زیر صدارت جناب چودھری محمد حیات صاحب سفید پوش ہوا۔ جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ کی مجوزہ قراردادیں پاس ہوئیں۔ (خاکسار محمد علی خان)

کوٹ خانانوالی میں جلسہ

۲۲ / جولائی ۱۹۲۷ء کو مسلمانان علاقہ ہذا کا ایک عظیم الشان جلسہ ہوا جس میں ہر فرقہ و خیال کے مسلمان بڑی تعداد میں شامل تھے۔ جلسہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ کی مجوزہ قراردادیں پیش ہو کر متفقہ طور پر منظور ہوئیں۔ (نصر اللہ خان)

گھنوکے میں جلسہ

۲۲ / جولائی ۱۹۲۷ء کو مسلمانان موضع گھنوکے میں ایک عظیم الشان جلسہ ہوا۔ جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ کی مجوزہ قراردادیں پیش ہو کر منظور ہوئیں۔
محمد یعقوب

مسلمانان دہلی کا عظیم الشان جلسہ

مسلمانان دہلی کا ایک عظیم الشان جلسہ جس میں دس ہزار کے قریب ہر طبقہ و گروہ کے مسلمان شریک تھے ۔ ۲۲ جولائی کو بعد از نماز جمعہ جامع مسجد دہلی میں زیر صدارت مولانا سید محمد صاحب امام مسجد شاہی منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل ریزولیوشنز باتفاق پاس ہوئے۔

(الف) مسلمانان دہلی کا یہ جلسہ جس میں ہر طبقہ و گروہ کے مسلمان شریک ہیں ۔ اعلان کرتا ہے کہ کتاب رنگیلا رسول کے متعلق جسٹس دلیپ سنگھ کے فیصلہ نے انبیاء کرام اور پیشوایان مذہب کی توہین کا دروازہ کھول دیا ہے۔ نیز انہوں نے دفعہ ۱۵۳ الف کی ایسی تشریح کی ہے۔ جو آج تک نہیں ہوئی تھی۔ لہذا ان کے فیصلے اور اس تشریح کو یہ جلسہ غلط و گمراہ کن سمجھتا ہے ۔ اور اس لئے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ جسٹس دلیپ سنگھ کو برطرف کیا جائے اور راجپال کو سزا دی جائے۔

مسلم وفد کے جواب میں ... [illegible] ... مقدمہ ورتمان کو عدالت عالیہ میں منتقل کرانے کو ... [illegible] ... سمجھتا ہے۔ لیکن جب تک حسب ذیل مطالبات ... [illegible] ... دیں گے۔ اس وقت تک مسلمان مطمئن نہ ہوں گے۔

(ب) یہ جلسہ گورنمنٹ سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ جلد سے جلد توہین پیشوایان مذہب کے متعلق ایک مستقل و واضح قانون بنائے۔ تاکہ اس قسم کی غلط تشریح کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو جائے۔ جب تک ایسا قانون بنایا جائے۔ اس وقت تک ایک ہنگامی قانون صادر کر دیا جائے۔

(ج) یہ جلسہ مطالبہ کرتا ہے۔ کہ مدیر و ناشر "مسلم آؤٹ لک" و دیگر کارکنان و رضا کاران خلافت کو جو اس فیصلہ پر ایجیٹیشن کرنے کے سلسلہ میں گرفتار ہوئے ہیں۔ فوراً رہا کر دیا جائے۔

(د) اس جلسہ کی رائے میں یہ ضروری ہے کہ عدالت عالیہ ہائی کورٹ کے متعلق آزاد کمیشن کے ذریعہ تحقیقات کی جائے۔ تاکہ جو واقعات ظہور پذیر ہو چکے ہیں۔ انکے متعلق اطمینان عام حاصل ہو سکے۔

مولانا محمد الدین صاحب بی۔ اے سابق مبلغ اسلام امریکہ نے اپنی تقریر میں دو اور ریزولیوشن پڑھے جو کہ مجمع نے باتفاق قبول کئے۔ (۱) اتحاد بین المسلمین و (۲) اقتصادی حالت کو درست کرنے کے لئے ہندوؤں سے چھوت چھات کرنا اپنی دکانیں کھلوانا۔ اور ہندوؤں سے سودی روپیہ قرض نہ لینا۔

(خاکسار عبد المجید)

سارچور میں جلسہ

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح کی تحریک کے ماتحت ۲۲ جولائی کو موضع سارچور میں عام مسلمانوں کا جلسہ ہوا۔ جس میں مواضعات سارچور۔ بارہ دوال۔ کوٹلی ناصر کے ڈیرے۔ محمد پورہ بھارتھ وال۔ لنگر وال وغیرہ شامل ہوئے۔ جلسہ کو کامیاب بنانے کی تحریک میں چوہدری نبی بخش چیف نمبردار سارچور غیر احمدی و مولاداد خان احمدی بشیر سب انسپکٹر پولیس اور عبد الرشید خان احمدی ساعی تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ خیر و خوبی سے نہایت کامیاب ہوا۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ کے تجویز کردہ ریزولیوشنز پاس ہوئے۔

مسلمانان برج حکیم کا جلسہ

مسلمانان موضع برج حکیم ضلع لدھیانہ کا ۲۲ جولائی کو بعد نماز جمعہ جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں حضرت اقدس امام جماعت احمدیہ کی مجوزہ قرار دادیں منظور ہوئیں۔

مسلمانان پلھوراہ کا جلسہ

مسلمانان موضع پلھوڑہ ضلع لدھیانہ کا ۲۲ جولائی کو بعد نماز جمعہ جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ ریزولیوشنز باتفاق رائے پاس ہوئے۔

فیض اللہ چک میں جلسہ

مسلمانان فیض اللہ چک کا ایک جلسہ زیر صدارت حافظ نور محمد صاحب منعقد ہوا۔ ہر فرقہ کے مسلمان موجود تھے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کی مجوزہ تجاویز بہ اتفاق رائے سے منظور ہوئیں۔

(خاکسار رحمت اللہ)

ماڑی بوچیاں میں جلسہ

۲۲ جولائی ۱۹۲۶ء بعد از نماز جمعہ مسلمانان ماڑی بوچیاں کا ایک مشترکہ جلسہ زیر صدارت جناب چوہدری فتح محمد خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ماڑی بوچیاں منعقد ہوا۔ جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے تجویز فرمودہ ریزولیوشنز پاس ہوئے۔ جن کی کاپیاں مختلف اخبارات اور گورنر صاحب بہادر پنجاب کو بھیجی گئیں۔ (محمد حسین خان)

مسلمانان رائے کوٹ کا جلسہ

۲۲ جولائی کو بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں مسلمانوں کا ایک منعقد جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں تجاویز فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ حاضرین کو پڑھ کر سنائی اور سمجھائی گئیں۔ جو باتفاق رائے جملہ حاضرین پاس ہوئیں۔

بنگہ میں جلسہ

۲۲ جولائی بروز جمعۃ المبارک مسجد احمدیہ میں جلسہ کیا گیا۔ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ قرار دادیں پاس کی گئیں۔ احمدی و غیر احمدی شامل جلسہ تھے۔ (رحمت اللہ)

بھکر میں مسلمانوں کا جلسہ

۲۲ جولائی کو اہل شہر و علاقہ تحصیل بھکر منتقسم بر ہر فرقہ و ہر ملت داخل اسلام نے ایک جلسہ کیا۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد فرمودہ ریزولیوشنز باتفاق رائے پاس ہوئے۔ حاضرین کی تعداد تسلی بخش تھی۔

کوٹلہ اور اس کے گرد و نواح کے مسلمانوں کا جلسہ

مسلمانان قصبہ جات کوٹلہ۔ گولاٹھ باغم۔ چھالڑہ کا منعقدہ جلسہ ۲۲ جولائی ۱۹۲۶ء کو منعقد ہوا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ ریزولیوشنز بالاتفاق پاس ہوئے۔ اور لوگوں پر بہت ہی اچھا اثر ہوا۔

ہیڑ ودھل میں جلسہ

مسلمانان ہیڑ ودھل کا جلسہ منعقدہ ۲۲ جولائی ۱۹۲۶ء میں حضرت اقدس حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے ارشاد فرمودہ ریزولیوشنز باتفاق رائے پاس کئے گئے۔ (فاضل شاہ)

مسلمانوں کا اجتماع

۲۲ جولائی مسلمانان کوٹلی ہر نرائن ضلع سیالکوٹ کا جلسہ ہوا۔ جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے ارشاد فرمودہ ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔

مسلمانان سٹروعہ کا اجلاس

۲۲ جولائی کو مسلمانان سٹروعہ ... [illegible]

جس میں بالاتفاق حضرت امام جماعت احمدیہ کی ارشاد فرمودہ قراردادیں منظور ہوئیں۔ حاضرین کی تعداد کافی تھی۔ (محمد علی خان)

کاٹھ گڑھ میں جلسہ

۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء کو تمام مسلمانوں کا ایک متفقہ جلسہ احمدیہ جامع مسجد کاٹھ گڑھ میں ہوا۔ جس کے صدر چودھری عبدالرحیم خان صاحب احمدی نمبردار تھے۔ مقرر مولوی عبدالسلام صاحب احمدی کاٹھ گڑھ تھے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کی پیش کردہ قراردادیں بالاتفاق پاس ہوئیں۔ (عبدالمنان)

گوٹریالہ میں جلسہ

۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء کو گوٹریالہ خاص اور دیگر گردونواح کے چند دیہات کے لوگوں کا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کے تحفظ میں ایک بہت بڑا اجتماع ہوا۔ جمعہ کی نماز کے بعد جامع مسجد گوٹریالہ میں ماسٹر رحمت خان صاحب پنشنر حوالدار نے حالات حاضرہ کے متعلق ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ بعد ازاں خاکسار راقم نے حضرت امام جماعت احمدیہ کے تجویز فرمودہ ریزولیوشنز پیش کئے۔ جو باتفاق رائے حاضرین جلسہ پاس ہوئے۔ (سلطان عالم)

چک نمبر ۸۷ میں جلسہ

بموجب حکم حضرت امام جماعت احمدیہ باقاعدہ جلسہ کیا گیا۔ اور ریزولیوشنز حضور کے سنائے گئے۔ جن کو تمام گاؤں کے آدمیوں نے نہایت ہی خوشی کے ساتھ منظور کیا۔ اور اقرار کیا۔ کہ ہم آپ کے ساتھ پورے طور پر متفق ہیں۔ اور علیحدہ آمد بھی شروع کر دیا گیا۔ بلکہ ایک دوکان مسلمان کی بھی کھلوا دی ہے۔

(خاکسار فتح خان)

مسلمانان چک ۴۳۷ ۴۳۸ کے جلسے

حسب الحکم حضرت امام جماعت احمدیہ ۲۲ جولائی بروز جمعۃ المبارک کو ہم مسلمانان چک نمبر ۴۳۴ و ۴۳۷ و ۴۳۹ و ۴۴۰ و دیگر چکوں کے جلسے عیر معمولی طور پر منعقد کئے اگرچہ مذکورہ دیہات میں خواندہ اصحاب بہت کم تھے۔ پھر بھی بفضلہ تعالیٰ خوب رونق رہی۔ فیصلہ راجپال کے متعلق رنج و افسوس کیا گیا۔ اشتہار (کیا آپ اسلام کی زندگی چاہتے ہیں) کے متعلق حاضرین کو عمل کرنے کی ہدایت کی گئی۔ جس کو سب لوگوں نے منظور کیا۔ اور مجوزہ ریزولیوشنز پاس کئے گئے

داتہ میں جلسہ

۲۲ جولائی کو بڑی مسجد موضع داتہ میں مسلمانوں کا جلسہ ہوا۔ مختلف فرقوں کے آدمی جمع تھے۔ چونکہ جمعہ کا دن تھا۔ اور متصلہ بستیوں کے لوگ بھی آئے ہوئے تھے۔ اس لئے اجتماع غیر معمولی تھا۔ جلسہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے تجویز کردہ ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔ (محمد اسمٰعیل)

لیہ کے مسلمانوں کا جلسہ

مسلمانان لیہ کا متحدہ جلسہ ۲۲ جولائی کو ہوا۔ مولوی غلام محمد صاحب احمدی مولوی فاضل نے تقریر کی۔ جس سے کہ اہالیان لیہ نہایت بیدار ہوئے۔ لیکچر اتحاد اسلام و چھوت چھات پر تھا۔ جس کا اچھا اثر ہوا۔ چند دوکانیں بھی مسلمانوں کی کھل گئیں۔ اور ایک انجمن بھی قائم کی گئی۔ (محمد قابل)

لائل پور میں جلسہ

یہاں لائل پور میں حضرت اقدس کی تحریک کے مطابق ۲۲ جولائی کو جلسہ مسلمانوں کا ایک منعقد ہوا۔ اندازہ لگایا جاتا ہے۔ کہ سات آٹھ ہزار کا مجمع تھا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کی مجوزہ قراردادیں پاس کی گئیں۔ (عصمت اللہ وکیل)

لاوہ میں جلسہ

۲۲ جولائی کو حسب ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ جمعہ کی نماز کے بعد جلسہ کیا گیا جس میں آنجناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و حرمت کے تحفظ اور مسلمانوں کی مذہبی اخلاقی۔ سیاسی و تمدنی اصلاح کی تجاویز بتائی گئیں۔ کتاب رنگیلا کے دل آزار فیصلہ کے باعث جن قراردادوں کے پاس کرنے کی تحریک کی گئی تھی۔ بالتفصیل پیش کی گئیں۔ جو باتفاق آراء پاس ہوئیں۔ بعد ازاں محضر نامہ پر دستخط کرائے گئے۔ اور ناخواندہ صاحبان کا نشان انگوٹھا ثبت کیا گیا۔ (محمد رزاق)

شاہدرہ میں جلسہ

۲۲ جولائی کو شاہدرہ میں زیر صدارت جناب حکیم احمد الدین صاحب احمدی تمام فرقوں کے مسلمانوں کا جلسہ صبح ۹ بجے ہوا۔ جس میں دس ریزولیوشنز مجوزہ حضرت امام جماعت احمدیہ پاس کئے گئے۔ تقریریں بھی ہوئیں۔ سامعین اردگرد کے دیہات سے بھی آئے ہوئے تھے۔ اسی تاریخ پانچ بجے شام موضع جیا موسے میں بھی زیر صدارت حکیم صاحب موصوف مسلمانان جیا موسے اور دوسرے قریبی دیہات کا جلسہ ہوا۔ (اللہ دین)

مسلمانان مونگ کا اجتماع

مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء کو بعد ادائگی فریضہ جمعہ جمیع مسلمانان مونگ کا ایک عظیم الشان اجلاس زیر صدارت جناب سید حیدر شاہ صاحب احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ مونگ منعقد ہوا۔ حاضرین کی تعداد تخمیناً پانصد کے قریب ہوگی۔ مختلف عقائد کا یہ بینظیر اجتماع اخوت اسلامی کا دلکش منظر تھا۔ یہ پہلا موقع تھا۔ کہ مسلمان فروعی اختلاف کو پس پشت پھینک کر ایک ہی سٹیج کے گرد جمع ہوئے ہوں۔ حمد و ثنائے خالق اکبر کے بعد مولوی اللہ دتا صاحب نے حب رسول اللہ فی القلوب اصحابہؓ بیان فرماتے ہوئے موجودہ زمانے کی فضا سے عوام کو مطلع فرمایا۔ بعدہٗ جناب سید حیدر شاہ صاحب احمدی نے "مسلمانوں کے تنزل کے اسباب اور ان کا علاج" کے زیر عنوان ایک تقریر فرمائی۔ حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔ ازاں بعد خاکسار نے موجودہ زمانے میں جب کہ فضائے ملک ہوائے مسموم سے آلودہ اور ناپاک ہو رہی ہے۔ "تحفظ اسلام محض اتحاد میں ہے"۔ ایک مختصر سی تقریر کی۔ بعد آخر میں جملہ قراردادیں مجوزہ حضرت امام جماعت احمدیہ باتفاق رائے پاس ہوئیں۔ (برکت علی)

حصار میں مسلمانوں کا اجتماع

جمیع مسلمانان حصار کا ۲۲ جولائی کو جامع مسجد میں جلسہ ہوا۔ ریزولیوشنز مجوزہ حضرت امام جماعت احمدیہ بالاتفاق پاس ہوئے۔

(قاضی غلام محمد)

شادی وال میں جلسہ

بعد نماز جمعہ چودھری صاحب سید محمد ذیلدار کے دارے میں جلسہ منعقد ہوا۔ قبل اس کے منادی کی گئی۔ اور حاضرین کی تعداد قریباً دوسو کے قریب ہوگی۔ تقریر اتحاد مسلمانوں کے لئے قرآن و حدیث سے واضح طور پر بیان کی گئی۔ اور حاضرین نے توجہ اور شوق سے سنی۔ اسکے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ نے جو تجاویز مسلمانوں کی ترقی اور بہبودی کے لئے فرمائی ہیں۔ انکو بھی طرح واضح طور سے سمجھایا گیا۔ اور حاضرین نے اس پر اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ کہ ہم اس پر عمل کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور اسکے بعد محضر نامہ پر دستخط تعلیم یافتہ نے کئے۔ اور جو ناخواندہ تھے۔ انہوں نے انگوٹھے لگا دیئے۔ (عبدالغفار)

مسلمانان بھڈیار کا جلسہ

مورخہ ۲۲ جولائی کو مسلمانان بھڈیار کا ایک متحدہ جلسہ ہؤا۔ جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ ریزولیوشنز باتفاق رائے پاس ہوئے۔ (عباس خاں)

پنڈی چری میں جلسہ

پنڈی چری میں جمعہ کے دن ۲۲ جولائی کو جلسہ ہؤا۔ جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے تجویز کردہ ریزولیوشنز اتفاق رائے سے پاس ہوئے۔ (خاکسار روشن دین)

جمشید پور میں جلسہ

جمشید پور میں تمام مسلمانوں کی طرف سے ایک عظیم الشان جلسہ ہؤا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا وہ مضمون پڑھا گیا جو جلسوں میں پڑھنے کے لئے "اخبار الفضل" میں شائع ہوا تھا۔ اگرچہ بارش زوروں پر تھی۔ لیکن جلسہ کامیاب رہا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔ (حبیب الرحمٰن)

گکھڑ میں جلسہ

۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء بروز جمعہ بعد نماز مغرب مسلمانان گکھڑ کا (بلا امتیاز فرقہ بندی) ایک جلسہ زیر صدارت چودہری محمد حسین صاحب انڈر گریجوایٹ منعقد ہؤا۔ جناب حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی نے حالات حاضرہ پر ایک مؤثر تقریر فرمائی۔ آپ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم بتلائی۔ اور مسلمانوں کو اعتقادی حالت درست کرنے کی خاص توجہ فرمائی۔ اس کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ کی ارشاد فرمودہ قرار دادیں پاس کی گئیں۔ اور پھر مسلمانوں نے ایک متحدہ انجمن قائم کی۔
(خاکسار اللہ دیا)

کلاس والا میں جلسہ

۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء کو بصدارت میاں کرم الٰہی صاحب مسجد کلاں میں جلسہ کیا گیا۔ اکثر لوگ بہت سے بارش کے ہوتے ہوئے حاضر ہو گئے۔ حاضری سات آٹھ سو کے قریب تھی۔ سلسلہ تقاریر کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ ریزولیوشنز پیش ہو کر پاس ہوئے۔ (محمد قاسم)

چک سکندر میں جلسہ

۲۲ جولائی حسب الحکم حضرت امام جماعت احمدیہ جلسہ منعقد ہؤا جس میں "متحد ہو جاؤ" اور "چھوت چھات" پر تقریریں کی گئیں۔ بعد ازاں حضرت امام جماعت احمدیہ کے تجویز فرمودہ ریزولیوشنز پڑھے گئے۔ حاضرین جلسہ بآواز بلند تائید کرتے رہے۔ سامعین کی تعداد جس میں احمدی و غیر احمدی ہر دو فریق کے لوگ شامل تھے۔ کافی تھی۔ (عبد المالک)

مسلمانان چک مدوکا کا جلسہ

چک مدوکا کی مسجد میں مسلمانان گرد و نواح کا ایک عظیم الشان جلسہ مورخہ ۲۲ جولائی کو بعد از نماز جمعہ منعقد ہؤا جس میں سات آٹھ گاؤں کے ہر مشرب کے آدمی شامل تھے۔ چودہری عبد العزیز خان صاحب راجپال صدر مقرر ہوئے۔ زبردست تقریروں کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ کی مجوزہ قرار دادیں منظور ہوئیں۔ (عبد الغنی)

مسلمانان قادر آباد کا جلسہ

۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء بعد نماز جمعہ مسلمانان موضع قادر آباد ضلع سیالکوٹ کا ایک بہت بڑا جلسہ منعقد ہؤا۔ چودہری غلام حسین صاحب صدر جلسہ مقرر ہوئے۔ تجاویز مجوزہ حضرت امام جماعت احمدیہ منظور کی گئیں۔ (نامہ نگار)

مسلمانان احمد نگر کا جلسہ

بمقام احمد نگر ۲۲ محرم الحرام بروز جمعہ ۱۳۴۶ھ بعد از نماز جمعہ زیر صدارت مولوی محمد عبد الخالق صاحب ایک عظیم الشان جلسہ قرار پایا۔ ابتداء جلسہ میں جناب حافظ محمد خان صاحب امام جامع مسجد نے ایک نعت پڑھی جس کے ہر شعر پر درود شریف سے مسجد گونج اٹھتی تھی۔ بعد ازیں خاکسار نے جلسہ کے مقاصد سے حاضرین کرام کو مطلع کیا۔ اس کے بعد جناب غلام محمد صاحب عشقی نے ایک تقریر فرمائی۔ بعد ازیں مولوی محمد ابراہیم خان صاحب خطیب نے قرآن شریف و حدیث شریف سے سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت و تعظیم و توقیر کے متعلق اعلیٰ پیرائے میں تقریر فرمائی جس سے حاضرین میں ایک عجیب جوش پھیل گیا۔ اور تمام لوگوں میں آفرین و تحسین کی صدائیں بلند ہوئیں اور حضرت امام جماعت احمدیہ کی مجوزہ قرار دادیں پاس کی گئیں۔ (نور محمد)

دو المیال میں جلسہ

مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء کو بعد از نماز جمعہ یہاں ایک جلسہ زیر صدارت فقیر سید مولوی لال شاہ صاحب منعقد ہؤا۔ صدر مذکور نے اپنی افتتاحی تقریر میں فضائل سرور دو جہان بیان فرماتے ہوئے اور آپ کی ذات ستودہ صفات پر آریہ وغیرہ کے گندے اور دل آزار یا جیابانہ حملوں کا ذکر کر کے تحفظ عزت سرور کائنات کی ضرورت اور اہمیت حاضرین کے ذہن نشین فرمائی۔ ازاں بعد قاضی عبد الرحمٰن صاحب نے تجاویز مزعومہ بیان فرمائیں۔ اس کے بعد ملک فتح محمد صاحب نمبردار کلاں نے اہل اسلام تجارت کو فروغ دیں۔ اور اپنے مقدمات وغیرہ میں ہندو وکلا کو پیروکار نہ بنائیں پر ایک موزوں تقریر فرمائی۔ اور ان تقاریر کے بعد حضرت اقدس امام جماعت احمدیہ کے تجویز فرمودہ ریزولیوشنز باتفاق رائے پاس ہوئے۔ (عبد الرحمٰن)

مسلمانان دھرم کوٹ کا جلسہ

مسلمانان دھرم کوٹ رندھاوا کا جلسہ زیر صدارت جناب مولانا مولوی سید منظور احمد صاحب ہجوری نقوی مفتی مکان شریف منعقد ہؤا۔ جان نثاران آقائے دوجہان کثیر التعداد میں جلسہ گاہ میں موجود تھے۔ جلسہ کا افتتاح تلاوت قرآن مجید سے کیا گیا۔ بعد ازاں بلال خان نصرت خان نے نہایت دلکش پیرایہ میں سرور کائنات فداہ ابی و امی کی شان میں نعت پڑھی۔ بعد کو جناب سلطان احمد خان صاحب نے سورۃ العنکبوت کا پہلا رکوع با ترجمہ تلاوت فرما کر سامعین کو محظوظ کیا۔ اس کے بعد جناب صدر نے مختصراً مگر نہایت مؤثر پیرایہ میں حالات حاضرہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے تقریر فرمائی۔ جس کا حاضرین اور سامعین پر نہایت گہرا اثر پڑا۔ ازاں بعد حضرت امام جماعت احمدیہ کی مجوزہ قرار دادیں باتفاق رائے منظور ہوئیں۔
(سلطان احمد)

مسلمانان راہوں ضلع جالندھر کا جلسہ

مسلمانان راہوں کا ایک جلسہ مورخہ ۲۲ جولائی کو زیر صدارت چودہری غلام مرتضےٰ خان صاحب ہؤا۔ باوجودیکہ بارش ہو رہی تھی تاہم سامعین خاصی تعداد میں جمع ہو گئے۔ جلسہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے ارشاد فرمودہ ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔ (عبد المجید خان)

سٹھیالی میں جلسہ

۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء کو موضع سٹھیالی ضلع گورداسپور میں تمام مسلمانوں نے ملکر ایک جلسہ کیا۔ جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ ریزولیوشنز [illegible]

نمبر شمار	نام جماعت	رقم چندہ موعود خاص	[illegible]	کیفیت
۳۵	شاہدرہ	۲۳۹-۰-۰		
۳۶	دہلی	۴۰۶-۰-۰		
۳۷	جموں	۱۲۸-۰-۰		
۳۸	پریم کوٹ ضلع گوجرانوالہ	۳۵-۸-۰		
۳۹	محبوب نگر (حیدرآباد دکن)	۲۱۹-۰-۰		اس جماعت کا فارم چندہ خاص بہت باقاعدہ ہے ہر ایک دوست سے باشرح اور باقاعدہ وعدے لئے گئے ہیں۔
۴۰	گھیوبوال	۸-۱۲-۰		
۴۱	شادیوال ضلع گجرات	۹۶-۰-۰		
۴۲	[illegible]	۲۹۲-۱۰-۰	(۱) ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب (۲) ڈاکٹر گوہر الدین صاحب (۳) فیروز خان صاحب ٹھیکیدار (۴) میاں غلام محمد صاحب پولیس	۲۳ء کا چندہ باوجودیکہ ان کو عرصہ دو سال سے کوئی آمدن نہیں۔ پھر بھی ایک سو چندہ خاص میں دینے کا وعدہ فرمایا۔ جزاہم اللہ۔
۴۳	ظفروال	۴۰-۰-۰		
۴۴	سعد اللہ پور	۵۶-۱۰-۶		
۴۵	دینگرلا ضلع رتناگری	۶۰-۰-۰		
۴۶	راولپنڈی	۱۲۰۱-۹-۰	(۱) مرزا محمد حسین بیگ صاحب (۲) بابو غلام مصطفیٰ صاحب (۳) منشی محمد عبد اللہ صاحب (۴) ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب (۵) میاں امیر علی صاحب (۶) بابو فقیر عالم صاحب (۷) بابو محمد اسحاق صاحب (۸) میاں احمد الدین صاحب (۹) مستری محمد صدیق صاحب (۱۰) حوالدار میجر نذیر محمد خان صاحب (۱۱) ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب	۳۲ء ۷۰ فیصدی کے حساب ۳۳ء ۱۵ " " "
۴۷	پنڈی چری	۱۱۷-۰-۰	محمد یوسف صاحب نے تیس کی رقم یکمشت اپنی طرف سے ادا کی ہے۔	میاں محمد دین صاحب زرگر نے باوجود بہت زیادہ مقروض اور لاچار ہونے کے پھر بھی باشرح وعدہ چندہ ادا کیا ہے۔ جزاہم اللہ۔
۴۸	سیوپورہ	۲۰-۰-۰		
۴۹	فیروزپور	۹۷۰-۰-۰	سید غلام حسین صاحب، حاجی اللہ بخش صاحب، منشی محمد جمیل صاحب	
۵۰	ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ	۴۴-۰-۰		اصل فارم واپس کیا گیا ہے۔ تا جن کا چندہ باشرح نہیں ان کا باشرح کرایا جاوے۔
۵۱	پارہ چنار	۶۴-۰-۰	فقیر محمد صاحب	

نمبر شمار	نام جماعت	رقم چندہ موعود خاص	[illegible]	کیفیت
۵۲	منڈیکی بیریاں ضلع گجرات	۲۵-۰-۰		
۵۳	مولوی محمد احسان الحق صاحب بھاگلپوری	۸۱-۰-۰	یہ رقم وصول ہو چکی ہے	مولوی صاحب ہر چندہ میں شرح مقررہ سے زیادہ دیتے ہیں۔ اور اپنا چندہ باقاعدہ ارسال کرتے رہتے ہیں۔ آپ جماعت بھاگلپور میں شامل [illegible] بھاگلپور کے وعدہ کا بھی انتظار ہے۔
۵۴	چکوال ضلع جہلم	۳۳۱-۰-۷	سید [illegible] شاہ صاحب۔ چوہدری غلام عباس خان صاحب، سید فخر الاسلام صاحب [illegible] صاحب چوہدری در خان صاحب	
۵۵	زین العابدین کھرک پیرپور [illegible]	۳۲-۰-۰		
۵۶	بہاولپور	۱۲۵-۰-۰		اس چندہ میں سات دوست ایسے ہیں جو کالج میں تعلیم پاتے ہیں۔ اپنے ماہواری اخراجات میں سے [illegible] کے حساب وعدہ کیا۔
۵۷	سکندرآباد	۳۰۱-۰-۰ سکہ عثمانیہ	عبد اللہ الہ دین صاحب	
۵۸	کوہاٹ	۲۶۷-۰-۰	سید محمد حسین سیکرٹری تعلیم و تربیت	
۵۹	کوٹلی ہرنرائن	۸۰-۰-۰		
۶۰	گھیر ضلع گجرات	۴۵-۰-۰		
۶۱	پالم پور	۲۷-۰-۰		بابو عبد الواحد صاحب کی سعی کا مشکور ہوں۔
۶۲	منصوری	۲۵۷-۰-۰		
۶۳	شبقدر	۱۲۱-۰-۰		
۶۴	وزیرآباد	۱۲۳-۰-۰		
۶۵	عیسیٰ خیل	۲۶۰-۰-۰	چوہدری حاجی رونق علی صاحب، منشی عبد الکریم صاحب	[illegible] کی رقم [illegible] باقی سب داخل خزانہ ہو چکی
۶۶	درگائی	۴۴-۸-۰		
۶۷	احباب لورالائی	۹۶-۳-۰		
۶۸	بابو فقیر علی صاحب کوٹ کپالی	۱۰-۰-۰		
۶۹	ماسٹر مبارک کریم صاحب	۲۴-۰-۰		
۷۰	لاہور بھاٹی دروازہ	۳۷۳-۱۳-۰	بابو وزیر محمد صاحب، حکیم سراج الدین صاحب، بابو سلامت علی صاحب	لاہور کے باقی حلقوں سے ابھی تک چندہ خاص کا فارم نہیں آیا۔ اور بعض سے بجٹ فارم بھی باقی ہے۔
۷۱	چک ۳۵	۲۴-۰-۰		
۷۲	پارسدہ	۷۵-۰-۰	بابو عبد الغفور صاحب پوسٹ ماسٹر، بابو محمد حسین صاحب اوورسیر، ملک خداداد خان صاحب، ملک محمد اکبر صاحب، ملک حاجی دل شاہ صاحب	
۷۳	عبادان (ایران)	۲۵۰-۰-۰	مرزا برکت علی صاحب امیر جماعت احمدیہ	سب سے پہلے اس جماعت کا وعدہ چندہ خاص آیا۔
۷۴	آڑھا - ملک عبد العزیز بدوملہی	۳۶-۰-۰		

کالم ضروریات

ضرورت انجنیر ایک جگہ انجنیر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ چارسو سے شروع ہوکر ساڑھے بارہ سو ۴۰۰-۱۲۵۰ تک۔ درخواست لکھکر میرے پاس بھیجدیں۔ درخواست پرکسی کا نام نہ ہو۔ نہ اخبار کا حوالہ ہو۔ رجسٹری وغیرہ کے واسطے ۸ ر کے ٹکٹ ساتھ بھیج دیں۔ (محمد صادق ناظر امور عامہ قادیان)

سب اسسٹنٹ سرجنوں کی ضرورت پنجاب کے ایک ڈسٹرکٹ بورڈ کو سب اسسٹنٹ سرجنوں کی ضرورت ہے۔ (۲) پشاور میں ایک میڈیکل شاپ کے لئے ایک اسسٹنٹ سرجن کی۔ (۳) اور اسی شاپ کے لئے ایک کمپونڈر کی۔ خواہشمند بہت جلد اپنی اپنی درخواست معہ نقول سرٹیفکیٹ وتصدیق سیکرٹری امور عامہ یا امیر جماعت مقامی دفتر ہذا میں بھیجدیں۔ درخواست میں اخبار کا حوالہ دینے کی ضرورت نہیں۔ (محمد صادق ناظر امور عامہ قادیان)

ضرورت ملازمین (۱) ایک احمدی معزز گھر میں ایک خادمہ کی ضرورت ہے۔ جو کھانا پکا سکتی ہو۔

(۲) دو موٹر ڈرائیوروں کی ضرورت ہے جو فورڈ موٹر کار چلانیکا تجربہ رکھتے ہوں۔

(۳) ایک احمدی پریسمین فارغ ہے۔ کیا کوئی صاحب کسی پریس میں کام دلوا سکتے ہیں۔

(۴) ایک احمدی نوجوان علم طب سیکھنا چاہتے ہیں۔ کیا کوئی طبیب صاحب ان سے بطور شاگرد اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔ محمد صادق، ناظر امور عامہ

ضرورت ملازمت ایک احمدی نوجوان جو فٹنگ اور موٹر چلانے کا کام سیکھ چکا ہے۔ اور سند یافتہ ہے۔ ملازمت کا خواہشمند ہے۔ اگر کسی صاحب کو ضرورت ہو۔ تو مطلع فرماویں۔ ناظر امور عامہ قادیان

ضرورت مدرسین پنجاب کے ایک ضلع میں جدید نو آبادیات ہونے کی وجہ سے اکثر پرائمری مدرسین کی ضرورت رہتی ہے۔ لیکن خود ڈسٹرکٹ انسپکٹر سکولز کے پاس حاضر ہوکر درخواست دینی پڑتی ہے۔ وہ دیکھکر رکھتے ہیں۔

مڈل اردو یا انگریزی پاس ہو۔ ۱۸ سال سے کم عمر کا نہ ہو۔ جو صاحب خود جاکر درخواست دینے کی تکلیف گوارا کریں۔ وہ بہت جلد دفتر امور عامہ میں اطلاع دیں۔ انکو وہ مقام بتا دیا جاوے گا جس جگہ حاضر ہوکر درخواست دینی ہے۔ لیکن اپنے ساتھ کم از کم ایک ماہ کا خرچ زادراہ کے علاوہ لیجانا ضروری ہوگا کیونکہ یہ ضروری نہیں۔ کہ جاتے ہی ملازمت مل جاوے۔ کچھ دن انتظار کرنا پڑے۔ یا امیدوار کو انسپکٹر صاحب منظور نہ کریں۔ عبدالمغنی، ناظر امور عامہ۔

ایک علاقہ میں مسلمان دوکانداروں کی ضرورت ہے۔ خواہشمند میاں محمد دین احمدی معرفت برانچ پوسٹماسٹر تبولہ ضلع منٹگمری سے خط وکتابت کریں۔

الخطبہ

دو احمدی لڑکیوں کے لئے جن کی پیدائش تعلیم تربیت قادیان میں ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ اور معزز خاندان میں ہوئی ہے۔ رشتوں کی ضرورت ہے۔ لڑکیوں کی عمر ۱۸-۱۶ سال تعلیم مڈل کے برابر۔ امور خانہ داری سے واقف۔ دینی تعلیم سے بہرہ ور۔ لڑکے اعلیٰ تعلیم یافتہ۔ دیندار اسلام سے واقف برسر روزگار یا صاحب جائداد معزز اور شریف قوم کے ہوں۔ قادیان میں سکونت اختیار کرنیوالوں کو ترجیح دی جاویگی۔ (مولوی) عطار محمد۔ کلرک دفتر ناظر اعلیٰ۔

ہندوستان کی خبریں

ملتان شہر ۵ راگست۔ ہندو سبھا اور آریہ سماج کے ارکان نے اپنی مجالس میں یہ طے کیا ہے۔ کہ جو معزز مسلم شرفا و وکلا اسلامی مفاد اور مسلمانوں کے لئے خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اور ہندوؤں کے کرایہ دار ہیں۔ انہیں نوٹس دے جائیں۔ چنانچہ گذشتہ ایام میں شیخ نیاز علی صاحب وکیل کو مالک مکان کی طرف سے نوٹس دیا جاچکا ہے۔ مگر انہوں نے یہ خبر سنتے ہی خود مکان خالی کردیا۔ اب شیخ عبدالرزاق صاحب بیرسٹر کو بھی مہتہ نانک چند وکیل مالک مکان کی طرف سے یہ نوٹس دے دیا گیا ہے۔ کہ وہ اکتوبر سے پہلے مکان خالی کردیں۔

لاہور ۹ راگست۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور غازی عبدالرحمن کے خلاف مسٹر لنکن ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں مقدمہ چل رہا تھا۔ عدالت نے اس کا فیصلہ سناتے ہوئے ہر دو اصحاب کو ایک ایک سال کے لئے تیس تیس ہزار کی ضمانت (یا ساڑھے سات سات ہزار کی چار ضمانتیں) یا ایک ایک سال قید محض کا حکم سنایا ہے۔

راولپنڈی ۸ راگست۔ گذشتہ شب آریہ سماج مندر میں راولپنڈی کے ہندوؤں کا ایک اجلاس عام منعقد ہوا۔ ایک قرارداد میں فیصلہ مقدمہ "ورتمان" کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی گئی۔

شرومنی اکالی دل کے ایک اجلاس میں جو بمقام امرتسر منعقد ہوا ایک قرارداد منظور ہوئی۔ جس میں قبائل سرحد کے ہندوؤں اور سکھوں کے اخراج پر اظہار ناراضی کیا گیا ہے۔ اور کہا کہ سکھوں میں بڑا جوش پھیل رہا ہے۔ اور پنجاب پر اس کا بہت برا اثر ہوگا۔

ملتان ۴ راگست۔ کپ بازار کے جن ہندوؤں کا پولیس نے ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۰۷ کے ماتحت چالان کیا تھا۔ انہیں آج لالہ سندر داس مجسٹریٹ درجہ اول نے رہا کردیا۔

اجمیر ۵ راگست۔ بھیلواڑہ (میواڑ) سے اطلاعیں موصول ہوئی ہیں۔ کہ راجہ صاحب شاہ پورہ نے بتاریخ ۱۶ جولائی اس قدیم شاہی مسجد کو شہید کرڈالا۔ جو شاہ پورہ کی فصیل کے باہر واقع تھی۔

لاہور ۶ راگست۔ حویلی کابلی مل میں مسلمانوں کے قتل کے مقدمہ میں دس سکھ ملزموں پر سیشن میں مقدمہ چل رہا تھا جن پر یہ الزام عاید کیا گیا تھا کہ وہ خلاف قانون مجمع میں شامل تھے۔ اور انہوں نے ۳۰ مئی گذشتہ کو چار مسلمانوں کو قتل کیا۔ اسیسروں نے ملزمین کے متعلق مختلف رائیں دیں۔ عدالت نے اپنا فیصلہ محفوظ رکھا۔

رنگون ۸ راگست۔ ایک اپ ٹرین ایک پل پر سے جو شمازہ اور مانڈلے کے درمیان رنگون سے ۴۴۸ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ پٹڑی سے نیچے اتر گئی۔ ۱۳ گاڑیوں میں سے چھ

سے اصحاب ہر طرح انکی امداد کرنی چاہئیے

گاڑیاں ندی میں گر گئیں۔ کسی مسافر کو چوٹ نہیں پہنچی۔ کل ٹرینوں کی آمد و رفت کا سلسلہ حسب معمول قائم ہو گیا۔

——— عرصہ سے ہردوار میں مسجد کی قائمی کے متعلق چہ میگوئیاں ہو رہی تھیں۔ اور ہندو حلقوں میں سخت تشویش پھیل رہی تھی۔ اب ہمیں معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ نے فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ ہردوار میں مسجد نہیں بن سکتی۔ (ملاپ ۱۱ راگست)

——— فیروز پور ۸ راگست۔ گنڈا سنگھ نامی ایک عادی مجرم کو مسٹر ابراہام سشن جج فیروز پور کی عدالت سے حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا کا حکم سنایا گیا۔ یہ شخص ایک ریلوے مسافر کی جیب کترتے ہوئے پکڑا گیا تھا۔

——— بازار مچھی ہٹہ لاہور میں ۸ راگست کو بوقت دوپہر ایک ہندو دکاندار نے ایک گاہک کو چھرا مار کر زخمی کر دیا۔ حملہ آور گرفتار کر لیا گیا ہے۔

——— اطلاع ملی ہے۔ کہ دربار کشمیر نے گیانی اوتار سنگھ کو حدود ریاست سے چوبیس گھنٹے کے اندر باہر نکل جانے کا حکم دیا ہے۔

——— بمبئی ۱۰ راگست۔ مقامی روزنامہ "گجراتی" کو لندن سے شاہی کمیشن کے متعلق ایک پیغام موصول ہوا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وہ دس یا گیارہ ارکان پر مشتمل ہوگا۔ اور اس کے صدر لارڈ ہیورٹ ہوں گے۔ چار ہندوستانی ارکان کے نام حسب ذیل ہیں۔ آنریبل وی جے پٹیل۔ ڈاکٹر سر تیج بہادر سپرو۔ سر محمد شفیع اور مسٹر اے رنگا سوامی آئینگر۔

——— بنارس ۸ راگست۔ ہندو مہا سبھا کی مجلس عاملہ کا ایک اجلاس زیر صدارت پنڈت مالویہ انعقاد پذیر ہوا جس میں فیصلہ مقدمہ راجپال کے سلسلہ میں مسلمانوں کی شورش اور سرحد کے ہندوؤں کی موجودہ حالت پر بحث و تمحیص ہوئی۔ اور ہندو مصنفین سے استدعا کی گئی۔ کہ اشتعال کی حالت میں بھی کسی مذہب یا اس کے مقدس بانی پر بذریعہ تقریر یا تحریر حملہ کرنے سے اجتناب کریں۔

——— شملہ ۷ راگست۔ آج شام کو راجہ نریندر ناتھ کی صدارت میں شملہ کے ہندوؤں کا ایک عظیم الشان اجلاس منعقد ہوا جس میں آریہ سماجی رہنماؤں کے قتل حادثہ بریلی اور سرحدی ہندوؤں کی موجودہ حالت کے متعلق قرار دادیں منظور ہوئیں۔

——— معلوم ہوا ہے۔ کہ مہاراجہ صاحب کشمیر نے خواجہ سعد الدین اور ان کے رفقاء کو جنہیں مدت ہوئی بلا وجہ کشمیر سے خارج کر دیا تھا۔ مراجعت کی اجازت دیدی ہے۔ اور مسٹر نور حسین صاحب کو ان کی تحصیلداری کا عہدہ پھر عطا کر دیا گیا ہے۔

——— ناگا ایک پہاڑی قوم ہے۔ اس میں یہ نہایت مذموم رسم قدیم الایام سے چلی آتی ہے۔ کہ اپنی نابالغ لڑکیوں کو اغراض فاسدہ کے لئے بیچ ڈالتے ہیں۔ ناگا قوم کی اس بد چلنی کو روکنے

کے لئے یو۔ پی کونسل میں ایک مسودہ قانون پیش کیا گیا ہے۔

——— مہاراجہ صاحب الور نے ایک اعلان کے ذریعہ تمام اسلامی مکاتب کے بند کر دینے کا حکم صادر کیا ہے۔

——— کلکتہ ۱۰ راگست۔ مسٹر گوسوامی اس امر کی کوشش کر رہے تھے۔ کہ ہندوستانیوں کے ایک میڈیکل مشن کو چین جانے کی اجازت مل جائے۔ لیکن ہوم سیکرٹری گورنمنٹ ہند نے یہ جواب دیا ہے۔ کہ وفد کو چین بھیجے جانے کے لئے اجازت نہیں مل سکتی۔

——— ٹریونڈرم ۸ راگست۔ ٹراونکور کونسل نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ اچھوتوں کیلئے علیحدہ سڑک بنا دی جائے۔

——— لاہور ۱۰ راگست۔ لالہ شام لال ایڈیٹر گورو گھنٹال جسے زیر دفعہ ۱۵۳ الف گورو گھنٹال میں شائع شدہ ایک نظم "گورو گھنٹال کے رگڑے" کے سلسلہ میں گرفتار کیا گیا تھا۔ اس کی طرف سے عدالت سشن میں ضمانت کیلئے درخواست نامنظور ہوئی۔

——— لاہور ۸ راگست۔ سر محمد شفیع نے مسلمانوں سے درخواست کی ہے۔ کہ جس عجلت آمیز طریقہ سے مسلم ہیلپ نے رسالہ "ورتمان" کے مقدمہ میں ملزمین کو سزا دلوائی۔ اس کے لئے ان کا شکریہ ادا کیا جائے۔

——— سلہٹ کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ مقامی ہندو ایک ہزار روپیہ جمع کر کے دہلی کے پنڈت لکشمی نرائن شاستری کو اس کام پر تعینات کرنا چاہتے ہیں۔ کہ خاسیوں اور دیگر پہاڑی قبائل کو ہندو دھرم میں شامل کریں۔ خاسیوں کی تعداد ۲۱۸۰۰۰ ہے۔ ان میں سے بہت سے عیسائی ہو گئے ہیں۔ اور ۱۸ ہزار اسلام قبول کر چکے ہیں۔ (دتیج ۱۲ راگست)

ممالک غیر کی خبریں

——— لنڈن ۷ راگست۔ چند روز کے اندر ایک ایسا آلہ فروخت کیلئے بازار میں بھیجدیا جائیگا جس کے ذریعہ ان اشخاص کے چہرے اور کاندھے نظر آئیں گے۔ جو برٹش براڈ کاسٹنگ کمپنی کے لاسلکی تار گھر سے پیغام بھیج رہے ہوں۔ اس آلے کی قیمت چالیس پونڈ کے قریب ہوگی۔

——— رگبی ۹ راگست۔ کل نیویارک سے ساؤتھمپٹن میں تین بڑے جنگی جہاز بیک وقت پہونچے۔ شمالی بحر اوقیانوس کی جہاز رانی کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے۔ کہ تین اس قدر زبردست جہازات ایک ہی روز میں ساؤتھمپٹن پہنچ گئے۔

——— لنڈن ۹ راگست۔ آدھی رات کو کارکن ہل میں کمرشیل یونین بیمہ کمپنی کی عمارت کا ایک بہت بڑا حصہ گر پڑا۔ لیکن کوئی نقصان جان نہیں ہوا۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ لائیڈس بنک کی تعمیر جدید کی وجہ سے جو عمارت مذکور سے ملحق ہے۔ اس کی بنیاد ہل گئی تھیں۔ راستہ پہلے سے بند کر دیا گیا تھا۔ عمارت کے گرنے کی آواز ایک میل پر سُنی گئی۔

——— نیویارک ۶ راگست۔ دو اطالوی اجتماعین پر جوتے کے ایک کارخانہ کے دو آدمیوں کو قتل کرنے کا الزام لگایا گیا تھا۔ ان کے نام سیکو و نیزیٹی تھے۔ عدالت نے ان دونوں کو سزائے قتل دی۔ ہائیکورٹ نے بھی فیصلہ بحال رکھا۔ گورنر نے بھی مرحمت خسروانہ سے انکار کر دیا۔ اس کی وجہ سے مجرمین کے حامیوں میں ہیجان پیدا ہو گیا۔ کل آدھی رات سے قبل ایک چھتہ میں سے چار بم پھٹے۔ فلاڈلفیا کے ایک گرجا میں بم پھٹا۔ ایک اور بم بالٹی مور میں میئر صاحب کے مکان پر پھٹا۔ اتلاف جان کچھ نہیں ہوا۔ اور مکانات کو نقصان ضرور پہنچا ہے۔ پولیس کے ۴ ہزار جوان کیل کانٹے سے درست ہر وقت تیار بیٹھے ہیں۔ کہرام مچا ہوا ہے۔

——— لنڈن ۹ راگست۔ آج صبح ۱۰ بجے ایلڈ دچ ٹیوب سٹیشن میں ایک بم پھٹ گیا۔ لیکن کسی آدمی کو چوٹ نہیں آئی۔ البتہ عمارت ہل گئی ہے۔ بم کے سبب پرزے سڑک پر دور تک بکھرے۔ جس کی دیوار شکستہ ہو گئی ہے۔

——— ٹوکیو ۱۵ راگست۔ شمال مشرقی جاپان میں ایسا شدید زلزلہ آیا۔ جس کی مثال گذشتہ ۳۰ سال میں نہیں ملتی۔ تار اور ریلوے لائن ٹوٹ گئی۔ فکوشیما اور سنائی میں بہت سے مکانات گر گئے خیال کیا جاتا ہے۔ شدید نقصان جان نہیں ہوا۔ زلزلہ کا صدمہ ٹوکیو اور یوکوہامہ میں بھی محسوس ہوا۔

——— شنگھائی ۹ راگست۔ شنگھائی کے ۹ جاپانی کارخانوں نے ایک قرارداد منظور کی ہے جس کا مفاد یہ ہے۔ کہ اگر حکومت نانکن نے اس حکم کو منسوخ نہ کیا۔ کہ کم ستمبر سے کپڑوں پر محصول چونگی وصول کیا جائے۔ تو وہ تباہی سے بچنے کے لئے اپنے کارخانوں کو بند کر دیں گے۔ اور ۶۰ ہزار چینی ملازموں کو جواب دے دیں گے۔

——— پیرس ۱۰ راگست۔ "ٹرانز ڈیفا ایجنسی" نے اعلان کیا ہے۔ کہ شاہ کیمود کا انتقال ہو گیا ہے۔

——— شنگھائی ۱۰ راگست۔ حکومت نانکن نے اس ممانعت کو منسوخ کر دیا ہے۔ کہ بیرونی بندرگاہوں کو چاندی نہ بھیجی جائے۔

——— ماسکو ۱۰ راگست۔ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ مرکزی جماعت منتظمہ کا بارہ دن کا اجلاس ختم ہو گیا ہے۔ کمیٹی نے زینوویف اور ٹراٹسکی کے اخراج کی تجویز واپس لے لی ہے۔ اور ان کو تنبیہ کر دی گئی ہے۔

——— فیلاڈلفی ۹ راگست۔ پریزیڈنٹ کولج نے جہازات کی تعمیر کی منظوری دے دی ہے۔ اب ان دس ہزار ٹن کے جہازوں کے علاوہ جو زیر تعمیر ہیں۔ دس ہزار ٹن کے مزید بارہ جہاز بنائے جائیں گے۔ جن پر ۸ انچ کی توپیں ہوں گی۔

(منشی عبد الرحمن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔)